

لا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ

سبحانك يا ذا الجلال والإكرام اللهم اغفر لي ذنوبي وكن لي شفيعاً يوم الحساب



یہ کتاب در شہادت نصاریٰ بر مذہب حق والصدق سبحان احمد کیا خوب،  
مرغوب یحییٰ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یہ رسالہ میان میں سوال کا کہ تو میں عیسوی اور جوابات محمد ہادی محمدی کے  
اور اس عیسوی کے مسلمان ہونے میں واسطے معلوم ہونے مسلمان  
ہائیوں کے سن بارہ سو بیالیس ہجری نبوی میں لکھا گیا اور چن الفاظ  
معلوم کے معنی اس رسالہ کے حاشیہ پر لکھے گئے ہیں معلوم ہونے عن  
یہ ہے کہ ہر ایک مسلمان بجائی بعد مطالعہ اپنے دوست کے ہائیوں کو لکھ لکھا دیوے  
تو اللہ تعالیٰ ان ہائیوں کی مقصد اور مراد دینی و دنیوی بحق نبی آخر الزمان  
محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ والہ و آلہ و اصحابہ وسلم کے بر لاویے اور دین محمدی پر قائم  
دوام رکھے اور طفیل سے ان ہائیوں کی اس عاجز خاکسار کے ہائیوں اور  
اشناون کی مراد دارین حاصل ہووے

آمین یا رب العالمین

ایک روز کسی عمدہ کے گھر شادی کی دعوت تھی سولوں جمع ہو کر کھانا کھانے تھے  
تھے میں ایک شخص عیسوی گھوڑین نامی کہ شاید اسکو بھی دعوت تھی کیا ایک داخل  
ہوا تو صاحب خانہ نے اسکو الگ بٹھلایا جب سب لوگ کھانے سے فراغت پا چکے  
اسکے لئے کھانا منگو کر سفرہ چن دیا تو اسنے ہر گز نہ کھایا ہر چند صاحب خانہ

اور سب لوگ سمجھاتے تھے پروہ نہیں سمجھتا تھا اور یہی لکھتا تھا کہ کیون تم نے  
 ہیکوٹ ایک محل بنایا ہم یہی تو ایک کتاب مقدس بجیل پر ایمان لائے ہیں اور  
 اسے عمل کرتے ہیں پھر کیون تم ہم سے اس قدر انکار کرتے ہو بیان کیجئے تب  
 حضار مجلس اٹھے ہو کر کھنے لگے کہ اول تم کھانا کھا لو بعد اُس کے سب کچھ پور بیگا غرض  
 عیسوی کھانے سے فراغت پاہ ایک سے مخاطب ہو کہنے لگا کہ کھئے وہ سب کیا  
 جو تم نے ہم سے انکار کیا تب اوگوں نے کہا خیر کچھ سب نہ تھا لوگ کھانا کھاتے  
 تھے اس لئے تم کو بھلا یا تا تمہیں رنج نہ پہنچے غرض اُس نے نہ مانا تب او نہیں  
 ایک شخص جو محمد آدمی نامی تھا کھنے لگا کہ ان باتوں کا سبب پوچھنا لا حاصل  
 ہے اور دعوائے راعبت تکلیف کیونکہ تم کھان اور یہ بات کہاں اگر تم عیسیٰ  
 امئی اور اس کتاب مقدس بجیل کے معتقد ہوتے تو خلاف عیسیٰ کا  
 کیون کر کرتے کھو تو یہ تمہاری کون سی بات حضرت مسیح کے کھے برابر ہی ملے  
 ہرگز تم مسیح کو نہیں جانتے اگر جانتے تو ایسا اعتقاد کہ برخلاف حکم خدا اور مسیح  
 مسیح کے ہی نہ کرتے اور نہ رکھتے کہ مسیح خدا کا بیٹا ہے یہ غور و با تدبیر  
 اس لئے ہم کو تم سے دوری ہے عیسوی سنتے ہی غصہ ہو کر کھنے لگا کہ وہ  
 توں سی بات اور کون سے اعمال ہم میں پائے جاتے ہیں بیان کیجئے محمدی کھے لگا  
 یہ وقت تمہارا غصہ کا ہے پھر اور وقت ہو رہے گا اب تم اپنی اور باتیں  
 کیا کرو عیسوی کھنے لگا یہ کیا بات ہے جب تک ہماری برائیاں ہم پر ظاہر نہ ہوں  
 ہرگز نہیں بیان سے نہ اٹھوں گا محمدی کھے لگا کہ ان باتوں کے کھنے سے کیا فائدہ  
 ہر ایک شخص کو اپنا مذہب پیارا ہوتا ہے اور کون سے کی مانتا ہے اور حق

بات کے تابع ہوتا ہے : دیکھو تو ایسے ایسے نبی مرسل پیدا ہوئے اور ایسے  
 ایسے معجزے بناتے تھے تب کون ماننا تھا : جواب کوئی ملنے اور نہ کہا خوب  
 اگر رضی آپ کی یونہی چ تو تمہارے پیغمبر کی پیغمبری اور ہماری بد روشی  
 و بد امنی کتاب کے ثبوت کرد تو میں اپنے مذہب ابھی باز آؤں : اور دین محمد کو  
 اختیار کروں : اگر اس اقلاد سے بد لون تو مجھے اپنے عیسیٰ کے گوشت و خون  
 کی قسم ہے : محمدی کہنے لگا اگر میں بھی اپنی مخلوق کی صورت سے اپنے مذہب  
 سے نہ بھرون تو مجھے بھی اپنے خالق کی وحدانیت کی سوگند ہے : بشرطیکہ جہان کی باری  
 تھان ہووے اور رعایت اپنے کلام کی ہرگز نہ کریں اور نظر انصاف ہر ایک بات پر  
 رکھیں مباحی و باطل خوب معلوم ہووے اور راہ راست ملے عیسوی کہنے لگا کہ اس سے  
 کیا بہتر ہے بہت روز کی آرزو مبارک آج برآئی : اور جھٹ سوال کیا

### عیسوی کا سوال

تم محمدی لوگ کہتے ہو کہ محمد معراج کی شب تمام آسمان پر جا و انکا سیر کر خدایہ  
 ہم کلام ہو چھڑائے تو پھر ناگرم تمام انکا آسمانوں پر جا با محال جانتے ہیں اس لیے  
 کہ آسمانوں کو خرق و القیام نہیں ہوتے دیکھتے ہیں نہ ملتے اور انکو درازی ہے

### محمدی کا جواب

اگر یہ باتیں ہمارے عقیدہ کے موافق ہیں تو پھر عیسیٰ پولوس کا  
 جو عیسوی ہو کر چودہ برس ہوئے تھے اس آسمانوں پر جانا کیونکر ہوا چنانچہ  
 یہ قسمت میں پولوس کے دوسرے مکتوب کے بارہویں باب میں جو قرینہ  
 لکھا تھا کہ ہمیں اپنی مشاہدات معراجی اور تغاخر کا بیان کیا ہے : ۲۰

پولوس ایک ہودیکام قاجانی نصاریٰ کو کہتے  
 تھا یا ہودائی ہو کر چارہا لون میں داخل ہوا اور  
 قورینتھ کا حکام کو نصاریٰ پرست اور شاہدادا ۱۲

نواستہست جلا ترجمہ میں لکھا ہے  
 سندس اور کتاب آسمانی ہے



سطح تک لکھا ہے وہ یہ بھی کہ ایک شخص مسیح میں ہو کر چودہ برس گزرے  
 ہوئے کہ دفعتاً اس کے آسمان پر چلا گیا خدا جانے وہ جسم سے کیا یا بغیر جسم کے اور  
 اسے وہ باتیں سنیں کہ جن کا بولنا بشر کا مقدور نہیں : انتہی : کیا تم ان دونوں کا  
 آسمان پر جانا محالات نہیں مانتے

## عسویٰ کھنے لگا

ہماری انجیل میں لکھا ہے کہ مسیح روح القدس سے ہے : اور آسمان پر اپنے باپ کی  
 دہانے بازو پر بٹھا ہوا ہے اور وہ بہت برا ہے کوئی دوسرا نہیں اور اسے مردوں  
 کو زندہ کیا ہے اور انہوں کو اور لچ کو ماتہ و پیر بخشے اور ہزاروں کو معجزہ تبارک کر نیک کام پر  
 لایا اور روشنی ایمان کی بخشی اور یہودی لوگ جو ہمارے گوشت کے جھوٹے اور بھوکے  
 پیاسے جنھوں نے عیسیٰ کو ملیبت کھینچا وہ بھی ہی کہتے ہیں کہ بعد مرنے  
 کے تین روز کے عیسیٰ قبر سے نکل آسمان پر چلا گیا یہ بات مشہور ہے نہ

## محمدی کا جواب

تم ہی کہتے ہو آسمان کو خرق و التیام اور دروازہ نہیں پھر تم ہی بولتے ہو کہ  
 عیسیٰ آسمان پر چلا گیا ہے اور اپنے باپ کی دہانے بازو پر بٹھا ہے وہ یہ عجیب بات  
 شاید تم جھوٹے کہتے ہو یا تمہاری انجیل جھوٹی ہے کیونکہ تمہارا جواب تمہارے ہی  
 دعوے کے خلاف و برعکس ہے اور جب عیسیٰ کا آسمان پر جانا ممکن ہوا  
 تو محمد کا جانا بھی بطریق اولیٰ ممکن ہوا کیونکہ محمد سب پیغمبروں کے برے ہے اور  
 تم جو کہتے ہو کہ مسیح قدس کا پوتا ہے اس دلیل سے جو تمہارے عقیدے میں

بعد موسیٰ کے تین روز کے پھر جی اوتھا ہی سبحان اللہ مسیح روح قدس کھلائے  
 اور میں درود کے بعد جی اوتھنے سے خدا کا بیٹا کیا ہو گا کیونکہ کل بغیر دن کی انواع  
 اور تمام ملانک مقررین روح قدس نام پائے ہیں چنانچہ جبرئیل کا نام بھی روح قدس ہی  
 اور عزیر پیغمبر بھی بعد موت کے سو برس سے پھر جی اوتھا ہی پس وہ سب  
 کیا خدا کے بیٹے ہو گئے اور محمد رسول اللہ کہ جس کا لقب نور اللہ و روح الروح ابو الارواح  
 یعنی نور اللہ کا اور روح تمام روحوں کی اور باپ تمام ارواؤں کا ہے : وہ نور خدا کا بیٹا  
 نہیں کہلایا پھر مسیح روح قدس کیونکہ خدا کا بیٹا کہلائیگا کہ جسمین شرک پایا جاتا ہے  
 اور حقیقتاً یہ کہنا مسیح کا نہیں معلوم ہوتا ہے کیونکہ پولوس کے مکتوب کے پہلے باب  
 میں جو وہ نبی کو لکھا تھا کہ جسمین دین عیسوی کے اصول کا بیان ۲ سطر سے ۵ سطر تک  
 لکھا ہے وہ یہ ہے جسم کی جہت داود کے تخم سے ہو اور روح قدس کی نسبت جیسا  
 کہ اس کے جی اوتھنے کی دلیل قوی ثابت ہو خدا کا بیٹا ہے یعنی ہمارا مسیح : انتہی  
 اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اپنے جیتے جی تک  
 خدا کے بیٹے اور خدا نہیں کہلائے تھے لیکن تم لوگوں نے ان کو خدا کا بیٹا ثابت اور  
 مقرر کر لیا بھلا ایسے ثبوت کا کیا اعتماد ہے بلکہ عیسیٰ علیہ السلام اور خدا  
 پر تہمت لگائی جاتی ہے اصل تو یہ ہے کہ خدا واحد ولا شریک ہے نہ اس کو کوئی  
 بیٹا ہے نہ بیٹا نہ مان نہ باپ ہے اور نہ بہن نہ جوڑو ہے نہ کوئی بیسر اور وہ پاک  
 پاک اور قیاس سے برتر اور اس کو تحت ہے اور نہ فوق نہ کی ہے نہ زیادتی اس کا علم  
 سبوں کے علم سے الگ بلکہ سبوں کے علم پر علم اس کا محیط ہے پھر عیسیٰ  
 اس کا بیٹا کیونکر ہوا اور مٹی کی انجیل کے پہلے باب میں ۱۸ سطر سے انتہا تک لکھا ہے کہ

عیسیٰ یوسف کا بیٹا اور کسی باب میں داؤد کا اور کہیں ابن آدم اور کہیں تو خدا کا  
بیٹا ہے داؤد بہ عجب بیٹا شکرگت کا پایا جاتا ہے ہم نے تو کیا بلکہ اور کسی نے

بھی کہیں نہ دیکھا اور نہ سنا ہو نیگا

عیسوی کہنے لگا

مسیح کی انجیل کے پہلے باب میں لکھا ہوا ہے کہ عیسیٰ مسیح کا تولد اس طرح ہوا کہ جب  
اوسکی ماں مریم یوسف کے منوب ہوئی اوسے پہلے کہ وہ باہم ہو دیں وہ روح قدس  
سے حاملہ پائی گئی تب اوس کے شوہر یوسف نے خود عادل و عادل تھا اوسکی تشنگی  
کر ارادہ کیا کہ اوسے چپکی سے چھو دیوے ان انڈیوین تھا کہ یکا یک خدا کے فرشتے  
نے خواب میں اوس پر ظاہر ہو کر کہا اے یوسف بن داؤد تو اپنی جو روح مریم کو اپنے  
پاس رکھنے سے مت ڈر اس لئے کہ وہ جو اوس کے پیٹ میں پڑا سورج قدس ہے  
اور وہ بیٹا بنے گی اوسکا نام عیسیٰ رکھنا اس واسطے کہ وہ بیٹا اپنی امت کو اوس کے گناہوں  
سے بچائیکا پس یہ سب اس لئے ہوا جو کچھ کہ خداوند نے بنی کے معرفت کہا تھا پورا  
ہوے کہ دیکھو ایک باکرہ پیٹے ہوگی اور ایک بیٹا جنم لے گا اوسکا نام رکھا جائیگا عنوازل  
جسکا ترجمہ خدا ہمارے ساتھ تب یوسف نے سوچتے سے اوتھ کر چپا کہ خداوند کے فرشتے  
نے فرمایا تھا کیا اور اپنی جو روح مریم کو اپنے بیان لے آیا اور اوس سے جب تک پہلا بیٹا  
نہ بنے ہم بستر نہ سوا اور اوسکا نام عیسیٰ رکھا

## مُحَدِّی کا جواب

سچ ہے یہ بیان مسیح کی انجیل کے پہلے باب میں لکھا ہوا ہے لیکن ہمیں  
غلطی اور تہمت پائی جاتی ہے اور خلاف تمام نبیوں کی تعلیم کے بھی ہے کیونکہ ان

تو مریم کی نسبت ہوئی کب عقی اور سو او اسکے خدا کی یہ عادت نہیں کہ کسی کے  
 جو رو کو قبل از ان کو اسکے شوہر سے ہم بستر ہونے کے حاملہ کر دے اور او سکونام حق  
 اسکے شوہر سے چھڑا دے اور خود غیر کی ملک میں اپنا تصرف کرے بالفرض  
 اگر یوسف کو خواب میں فرشتہ کی معرفت سے کہلا بھیجا تھا کہ یہ روح القدس ہے  
 اور او سکونام عیسیٰ رکھنا اور جب نکت یہ پہلا پتلا جے ہم بستر نہ ہونا تو او سے  
 کیا وہ خدا کا بیٹا ہی ہو گیا جو تم کہتے ہو واہ کیا خوب خدا بھی بیٹا رکھتا ہے معاذ اللہ یہ  
 خدا تمہارا کوئی اور ہے جیسے لات اور منات مشرکوں کے خدا تھے ویسا یہ ایک ہو گا  
 پس تمہارے کہنے سے معلوم ہو چکا کہ یہ صاحب زادے بھی ایسے ہی ہو گے  
 جیسے باپ ویسے پٹے جیسے روح ویسے فرشتے شاہد باش یہ  
 تم نے عجب تعلیم پائی اور ایک نئی بات کہاں سے نکالی کہ کسی نبی نے  
 یہ بات کہی تھی ٹان جو بنی اللہ کے ہوتے آئے یہی کہتے اور تعلیم دیتے گئے  
 کہ خدا واحد ولا شریک ولا ولد ولا والد اور پاک و بے نیاز ہی نہ وہ  
 کسی سے پیدا ہوا اور نہ او سے کوئی بندگی او سے ہی کو نہ اور ہے دوسرے  
 کو نہیں قطع نظر ان باتوں کے پہل میں لکھا ہے کہ خدا واحد ولا شریک ہے نہ او کو  
 حد ہے نہ ضد نہ حلول ہے نہ اتحاد نہ وہ تخت میں ہے نہ فوق میں نہ کم ہے نہ زائد  
 او کا علم مخلوق کے علم کے احاطے سے برتر اور سبہوں کے علم پر او کے  
 علم نے احاطہ کیا ہے پس تمہارے مقولے سے معلوم ہوا جو مسیح کو  
 خدا کا بیٹا کہلاتے ہو سو تعلیم مسیح کی نہیں اور نہ وہ انجیل میں کہ  
 جسکی خبر اللہ تعالیٰ نے قرآن میں دی ہے بلکہ یہ تعلیم کسی اور



اور عیسیٰ کی موت کی کہ جس کا نام یوسف زانی جو صلیب پر چنچا گیا تھا اور اُنہیں بھی کسی  
 کو نہ لکری ہو لیکن جیسے آگے بحث سے چھٹا چوٹ کر طیار کرتے جلتے تھے چنچا  
 ان انجیلیوں میں ایک نیوٹنٹ جس کا ترجمہ ہی انجیل کتاب مقدس اور کتاب آسمانی عیسی  
 زمانہ قریب سن ایک ہزار اٹھ سو اسیس عیسوی میں لندن کی چھپی ہوئی اور وہ مدار فضیلت  
 تمام مذاہب اور تمام انجیلیوں کی عیسیٰ اور عیسیٰ کی باتیں اگلی تعلیموں کی پائی جاتی ہیں اور باقی  
 سوا شرک اور نبوت کے دوسرے کوئی بات خدا کی طرف کی یا نبیوں کی کتابوں کی  
 نہیں پائی جاتی دوسری انجیلیوں کا ذکر تو کیا ہو چکا ہے۔ پس نہیں اس بار کھنا  
 اور تمہاری کتاب سراسر جعلی اور غلط ہے دستور بھی ہے کہ ایک دین حق کی کتاب  
 دوسرے دین جعلی کی کتاب کو اور ایک مذہب صحیح کی دلیل دوسری مذہب غلط  
 کی دلیل کو باطل کرتی ہے پر تمہاری عجب حق کتاب میں اور دیلیس میں کہ آپ میں ایک  
 دوسری کو باطل کرتی ہیں غرض تم جو عیسیٰ کو خدا کا بیٹا کہتے سو غلط ہے اگر  
 تمہاری بات جھوٹ ہے سمجھتے ہو تو بھلا یہودیوں کی بات کو تو خلی تم نے نہ گذرانی سچ  
 سمجھو گے جو کہتے تھے کہ عیسیٰ یوسف نجار کا بیٹا ہے اور کوئی کہتا تھا داود کا بیٹا  
 جانتے تھے اور یقین کرتے تھے کہ یہ ساحری ہے اور لوگوں کو گمراہ کرتا ہے  
 اور کو قتل کئے چنانچہ یہ بیان چارون انجیلیوں میں موجود ہے اور نہیں یہ مستحکم  
 باب میں متی کی انجیل کی پہلی طرف سے انتہا تک لکھا ہے سو یہ ہے سردار کاہن  
 اور قوم کے مشائخون نے عیسیٰ کی مشکین باندھ نو نطیوس کے حوالہ کیا اور حاکم کے  
 سپاہیوں نے عیسیٰ کو ننگا کر کر قریبی پیر بن چنایا اور انہوں نے کامیون کا تاج  
 بنا کے اس کے سر پر رکھا اور ایک سوٹا اس کے داغے ماتھے دیا اور اس کے آگے

کھٹے ٹیک کریوں اور اس سے تمسخر کیا کہ ای یہودیوں کے بادشاہ سلام پہراونہوں نے  
 عیسیٰ پر تہو کا اور سونے کو لیکر اس کے سر پر مارا غرض صلیب پر چڑایا اور کھٹے کہ تو بیکل  
 ڈمانی والا اور تین دہلیں بھر بنا کرنے والا ہے اپنی کو بی اگر تو خدا کا بیٹا ہے تو صلیب پر  
 اوتر اور آپکو بچا کیا اپنے کتین بچا نہیں سکا اگر تو بنی اسرائیل کا بادشاہ ہے تو  
 صلیب پر سے اوتر آتم تیرے معتقد ہو گئے اور نے خدا پر توکل کیا اب اگر اسکا پیارا  
 ہے تو اویسے رہائی بخشے انتہی اس صورت میں حضرت عیسیٰ جو نبی اور خدا کے بیٹے  
 اور معجزہ مانتے تھے تو کیوں بھیا اپنی صفتیں ظاہر نہیں کیں بلکہ اس وقت ضرور تھا کہ  
 معجزہ بتانے کے ہدایت پر لاویں اور خداوند یکا زور دکھلا دے تا او کو خدا کے  
 بیٹے سے اور بنی سے کی دلیل پوری ہو سکے پس تمہارے دعوے پر چہ  
 دلیل نہیں بھیا فقط زور ہے عیسوی لا جواب

ہو کے کھٹے لگا کہ وہ کاتب اور کاہن یعنی قوم یہودی نہیں مانتے تھے اس سے

سب خاموش ہو گیا اور جبر کیا

اس تہارے کھٹے سے عیسیٰ کے نبوت اور خدا کے پیٹے سے پر حرف آتا ہے  
 اس لئے کہ وہ یہ معجزہ بتانے اور ہدایت کرنے آئے تھے ضرور تھا کہ ہدایت  
 کے لئے معجزہ بتا کر اپنے ذمے سے آپ ساقط ہو جاوین اگرچہ کیسی ہی  
 آفت پڑے یا مصیبت گریے پر اپنے عہدے سے نہ پھریں اور خالق کی فرمان برداری  
 میں رہیں پھر وہ یہودی مابین نہ مابین کہو کہ جتنے بنی اہل حس کام کے لئے پیدا  
 ہوئے آئے وہ یہ ویسا ہی اپنا کام کرتے گئے اور اپنی نبوت کی حجت کو تمام کیا  
 بالعرض اگر انہوں نے کسی مجاہدہ بتانا فائدہ بخانکر مائل کیا سو تو ان پر اعتراض نہیں

کنا

کیونکہ وہ انبیاء تھے بخلاف حضرت عیسیٰ کے کہ یہ تو خدا کے پیٹے تھے اور  
 دوسرے قول سے تمہارے خود خدا بھی تھے افسوس کہ خدائی کی حجت کو تمام  
 کیا باوجودیکہ یہودی کہتے کہ ہم تجھ پر ایمان لاویں گے خیر معلوم ہوا پھر دعویٰ خدا کا  
 عبث تکلف ہے عیسوی نے اس کو اپنے لگا کر وہی خدا کا بیٹا اور چھوٹے بچا کہا  
 معاذ اللہ اگر وہی بیٹا خدا کا تھا کہ جب کہ یہودیوں نے میسین مارین اور صلیب پر  
 کینچا تو پھر خدا نے اس کی تائید کیوں کی نہیں اور بچا کیوں نہیں لیا بندہ کو زندہ  
 بچا لیتا ہے پھر وہ تو ایسا پڑا اور اور رچیم ہے جو نوح کو طوفان سے ابراہیم  
 آتش سے موسیٰ کو رود نیل سے یونس کو مایہ سے پیٹ سے علی بن ابی طالب سے  
 بنیوں کو افقوں سے بچاتا گیا اپنے پیٹے کو بچا نہیں سکتا تھا اور متی کی انجیل کے  
 پہلے باب کے دوسرے صفحے میں ۲۳ سطر تک لکھا ہے کہ ادا تعالیٰ نبی کی  
 معرفت سے عیسیٰ کا نام عنوا میل رکھا تھا جس کا ترجمہ خدا ہمارے ساتھ ہے  
 انتہی عجیب ہے کہ خدا جس کے ساتھ ہوا اس کا بیٹا حال ہو دے یقین ہو کہ خدا  
 اس کے ساتھ نہ تھا اگر کہیں کہ غافل تھا جو پکارنے پر بھی نہیں سنا یا کہیں کہ غافل  
 تھا تو خدا غافل اگر بیٹا ہی نہیں تو شاید جو ٹھٹھ کھلا بھیجا اور ساتھ نہ بھیج  
 بھی کہ خدا جو ٹھٹھ کو جو نہ کرتا بھی اور سچے کو بھیجا اور متی کی انجیل کے ستائیس  
 باب کے ۸۲ صفحے میں ۶ سطر سے ۷ سطر تک لکھا ہے وہ یہ ہے کہ جب  
 صلیب پر کینچا گیا تب اس نے چلا کے کہا ایللی ایللی لیاستی یعنی میرے  
 خدا کیون تو نے مجھے اکیلا رکھا ہے انتہی اس بات سے معلوم ہوا کہ خدا  
 اس کے ساتھ نہ تھا اگر ہوتا تو پھر وہ ایسا نہ چلاتا اور خدا نے جیسا اور بیوں

بچا لیا وہ اس کو بھی البتہ بچا لیتا اور اس ہی صفحہ میں ۵۰ سطر سے ۱۵۰ سطر تک  
 لکھا ہے کہ حضرت عیسیٰ صلیب پر دو بارہ بڑے آواز سے چلایا اور جان دی انتہی  
 اس مضمون سے بھی معلوم ہوا کہ عیسیٰ  
 بڑا بے صبر تھا تا ب صبر کا نہ لاسکا اور چلا چلا کر جان دی سبحان اللہ کیا حیرت  
 عیسیٰ کی انجیل میں بیان ہوتی ہے انجیل تو نہیں بلکہ انجو حضرت عیسیٰ کی پنا  
 جاتی ہے کیونکہ حضرت عیسیٰ مردوں کو زندہ کرتے تھے اور بے انکو مردہ  
 کرتے ہیں غور کیجئے کہ جتنے بنی مرسل جیسے ایوب جسکا صبر مشہور ہے اور یعقوب  
 اور ادریس اور خلیل صد وغیرہ تھے سو سب اپنے خالق کے فرمان برداری اور  
 رضا جوئی میں عیسیٰ صابر و شاکر ہے سبحان اللہ سچ بنی اور خدا کا بیٹا کھلاویے  
 پھر صبر نہ کرے اور چلا چلا کے جان دی اور خدا کی نہ بتلاوے پھر تم اس کو  
 خدا کا بیٹا بناتے ہو جب بھی کہ کھڑے کرنے پر بھی وہ کھڑا نہیں رہتا پھر  
 بچا دے امتی امینی تمام عمر اس کو کھڑا کرتے چلے آتے ہیں پر وہ گمراہی پڑتا ہے پیران  
 نمی پر نہ مریدان فی پرانند

پس اعتقاد نہ رکھا چلے جس میں انپاکھراور بڑے لوگوں کی امانت ثابت ہو  
 جسے عزیر وغیرہ کے معتقد کافر ہوئے تھے ویسے ہی تم ہی کافر ہو گئے ہو جسے انہی  
 لعنت خدا کی اور تری ویسی تم پر بھی اگرچہ ویسے بھی اپنے ذہن ناقص میں اعتقاد نیک  
 سمجھ کر عزیر کو خدا کا بیٹا کہتے تھے کیونکہ وہ سو برس کے بعد جی اٹھاتا لیکن تم عیسویوں نے  
 یہ خوب اُن کے جواب میں عیسیٰ کو خدا کا بیٹا ٹھہرایا اس لئے کہ تمہارا  
 قول سے وہ بھی بعد مرنے کے تین روز سے



پھر جی اٹھا اور آسمان پر اپنے باپ کے دلہنے بازو پر چٹھا ہوا ہے حال انکہ یہودی آج تک کہتے ہیں کہ عیسیٰ کے شاگرد اگر کچھ پیسے اون پاس بانوں کو دے قبر سے مردہ نکال لے گئے چنانچہ یہ بیان متی انجیل کے آخری باب میں لکھا ہے اس صورت میں پچاس بت پرستوں پر تمھارا اعتراض کرنا بیجا ہے اگرچہ وہ بے کتاب ہو کر بت پرستی سے مشرک ہوئے ہیں لیکن اپنے خالق اور بزرگوں پر تہمت نہیں کرتے اور تم عیسوی بالکتاب ہو کر اپنے خدا پر اور بنی پر تہمت کرتے ہو اور بت پرستی سے مشرک و کافر ٹھہرتے ہو دیکھئے کہ اوٹھو نکال ایک خدا پتھر کا تہہ لایا جاتا ہے اور وہ خدا کو صاحب ولد یا کسی اپنے تبار کو خدا کا پتا نہیں کہتے بخلاف اون کے تمھارے توفی الحقیقت تین خدا ہیں سن فادر بولی گوشت یعنی میتا باب روح قدس عجب تماشے کی بات ہے کہ خود راضیت دیکر انرا رضیت عیسوی غصے میں اگر کہتے لگا کر چوہا یا ورم سن ہے پیدا ہونے پر مسیح سا کوئی بچہ پدر نہیں ہوا اس لیے ہم اس کو خدا کا پتا کہتے ہیں

### مُحَدِّی کا جواب

مسیح بچہ پدر ہونے سے خدا کا پتا کیا ہوگا بھلا آدم جو بچہ پدر و مادر پیدا ہوا اور وہ اول خلقت انسان اور نبی کا باپ اور تمام ملائک اور ارواح کا مسجود ہے کیوں اس کو خدا کا پتا نہیں کہتے جب آدم خدا کا پتا نہ ہوا تو ابن آدم کیوں کر خدا کا پتا ہوگا عیسوی بولا بات تو کلی ہے پر تھلاؤ

سن بی نے ایسے معجزہ بتلائے تھے جیسے مسیح نے بتلائے محمدؐ تو معجزہ بتلائے کا انکار کیا تھا پھر اون کی نبوت پر کیا دلیل ہے

## مُحَدِّی کا جواب :

جتنے بنی اللہ کے ہوئے تھے ہیں ہر ایک کو ان کے استعداد موافق اللہ تعالیٰ نے قدرت دی تھی کہ کافروں سے اپنی اپنی حجت تمام کریں ویسا ہی ہر ایک زمانے میں کفار جیسے جیسے معجزہ طلب کرتے تھے ویسے ویسے بتلاتے گئے کوئی ایسا نبی نہ ہوا جس سے حجت نبوت کی پوری نہ ہوتی اگرچہ بہت لوگ ایمان لائے اور بہت سے کافر بھی رہ گئے پر ہمیں یہ کہنے کا مقصد ور نہیں کہ فلا نے نبی ایسے تھے اور فلا نے ایسے ہم اونکی مانینگے اور انکی نہیں انہیں باتوں سے بہت بد بخت کافر ہی رہ گئے چنانچہ زمانہ عیسیٰ میں بھی باوجودیکہ عیسیٰ معجزہ سے مردوں کو زندہ اور اندھوں کو بینا اور لہج کو ماتھے پر بخشتے تھے تب یہ یہودی بھی کہتے تھے کہ عیسیٰ سچ پیغمبر تھا بلکہ ساحر تھا اور موسیٰ نے اُس کے آنے کی خبر بھی ہمیں نہیں دی پھر کون کر ہمیں اوس پر ایمان لاوین اور اوسکی بات مانیں آخر کافر کے کافر ہی رہ گئے سچ ہے کہ اللہ تعالیٰ جنکو کافر اور لعنی کر تا ہے تو اونکی آنکھوں کو اقول سے نور حق مہنی کا نہیں دیتا اور جنکو مقبول کیا جاتا ہے تو اونکی آنکھوں کو آگے ہی سے بصارت حق مہنی کی بخشا ہے تا نور ایمان کا پادین جب زمانہ بنی آخر الزمان محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا جنکے آنے کی خبر ہر ایک بنی نے اپنے وقت میں دی تھی اور جنکے تعریف کتابوں سے انبیاءوں کے معلوم ہونی تھی پہنچا تو اقول مجبوزہ بھی ظہور میں آیا کہ ہجر داؤنکے تولد کے محل نوشیروان گروہ پرا اور لات و منات وغیرہ اور ہبل اس وقت کے اوندھے منہ گروہ ہر چند کفار و انکو سیدھا کرتے تھے لیکن وہ سرنہ ہلا سکتے تھے اور جتنی عورتیں اوس سال میں حاملہ تھیں سب بیٹے جنمیں اور غلے کی ارزانی بے نہایت ہوئی دوسرا معجزہ شوق القہر ہے

اور بہت سے معجزے اور فضائل میں کہ جن کا بیان ایک طومار عظیم ہو گا ہی اس لئے ان دو پر  
 کفایت ہوئی اگر تم کو بوجھ ہو تو اس پر قیاس کر لیو قصہ اسٹس معجزہ کا یہ ہے  
 کہ یہود و نصاریٰ اور غیرہ اکثر اوقات جناب رسالت مآب کی خدمت میں آیا کرتے  
 تھے اتفاقاً ایک روز سر مغرب آج جمع ہوئے جب رسول خدا نماز مغرب کے فراغت  
 پا چکے تب اونھوں نے باتوں بات یہ سوال کیا کہ اے محمد اگرچہ ہم نے تیرے بہت سے  
 معجزہ دیکھے ہیں پر آج یہ بھی دیکھنا کہ آسمان پر چاند دو پارہ ہووے اور زمین پر  
 اترے تاہم تجھ پر ایمان لاوین اور تیری بات پر چلین کیونکہ سحر آسمان پر نہیں چلا  
 اور ہم نے سنا ہی کہ جو نبی آخر زمانے کا ہو گا جو چاہے گا سو کر بلا نیگا تب خاتم  
 الانبیاء ہے اور ایک اشارہ اونگی سے چاند کے ٹکڑے ہی ویسے ہی ہو گیا  
 اوس وقت بہت کافر ایمان لائے اور بعض گمراہ کے گمراہ رہ گئے سچ ہی کہ وہ بڑے  
 بے ایمان ہیں جو کسی سے سوال کر جواب باموآب پاتے ہیں پھر اوسکا انکار کر جاتے  
 ہمیں غرض نبی اللہ کہ جو محض معجزے سے بلا کے مشرکون کو ہدایت کرنے پیدا ہوئے ہیں  
 سو کیونکر اوسکا انکار کرینگے خصوصاً حضرت محبوب سبحانی رحمۃ اللہ علیہ نے مردوں  
 کو حیات کیا اور بے اولاد کو اولاد دی اور بہت سے لہج کو ماتھے پیر بخشے اور انھوں  
 کو بینا کیا اور حضرت امین الدین اعلیٰ مان کے شکم سے کبیرا بائیس پیدا ہوئے اور حضرت  
 قاضی عین القضاۃ وغیرہ نے قم باذن نبی کہہ کر مردے اٹھائے یعنی اٹھ میرے  
 حکم سے عیسیٰ نے تو قم باذن اللہ کہہ کر مردہ اٹھائے تھے یعنی اٹھ اللہ کے حکم سے  
 بعد اوسکے کسی نبی کی اولاد سے بعد مومن کے ایسے معجزے بھی ظاہر ہوئے تھے  
 جو محمد کی آلاک سے ہونے دیکھو تو سر مبارک حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کا نیز

پر دہرا بوا چالیس روز تک شہر بشہر لوگوں کو نصیحت کرتا اور تعلیم دیتا اور  
 تلاوت قرآن کی دیتا پھر تا علیہ کچھ جیسی بات نہیں عالم پرشہور ہی یہاں سے  
 سمجھ لیئے کہ جب آل اور امت کی کرامات عیسیٰ کے معجزہ دہنے برہم کر ہو تو پھر محمد  
 کی قدرت کیسی ہوگی اس صورت میں انہوں کو بھی نبی اور خدا کا نام کو ضرور پڑا  
 اور محمد کی خبر جو ہر ایک نبی نے اپنی کتاب میں دی تھی اور کئی نشانیاں اس کی عظمت  
 و شان کی بتلائی تھیں سو تمھاری نبوت مسنت انجیل میں بھی فارقلیط آویگا لکھتا ہے  
 جسکا ترجمہ شفیع و تلی دینے مارا اور وکیل بھی ہے دیکھ لیئے سبحان اللہ جسکی انجیل  
 خبر دیوے کہ وہ پیغمبر خدا کا ہے اور تم کہو کہ نہیں واہ کیا عجب بات ہے اور کیا بوجھ ذرا  
 انصاف کیجئے محمد علیہ السلام کو معجزے کی قدرت نہ ہوتی تو پھر عربستان و کربلا  
 و کربستان و بلخ و بخارا و روم و شام و مصر و حبش و کابل و قندھار و مشرق  
 و مغرب و ایران و توران وغیرہ کہ اتنے یہود و ہجو را اور نصاریٰ قزاق و کچاک  
 و آتش پرست و بت پرست و یزدان پرست وغیرہ اور جن اور پری درندے  
 چرندے کیوں کرایا نہ لاتے اور کلمہ محمد علیہ السلام کا پڑھتے لکھتے بھلا ہم تم سے  
 پوچھتے ہیں باوجودے کہ عیسوی مذہب میں کئی ایک فرقے صاحب ثروت و صاحب  
 مال و صاحب لشکر میں قطع نظر اور مذاہب کے وے ایک دوسرے کو تابع اور  
 فرمان برداری نہیں کر سکتے پھر فقط ایک ذات کے نبی اللہ کے کہ جسکا نام  
 پاک محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہے اور تمھارے قول سے وہ مالدار و صاحب  
 دولت بھی نہ تھا اتوں کو کیوں کر یہ معجزہ مسلمان کیا ہوگا اور میں اسکا برقی  
 پایا ہوگا حالانکہ اسوقت ایک بھی مسلمان نہ تھا اور وہ نبی برحق نہ ہوتا تو یہ سب



ایسا طور پایا اور سلف کے انبیاء پر حق کا ثبوت کیونکر ہوتا۔ عیسوی اہل کفر  
کے لکھ لکھ سچ تو معلوم ہوتا ہے پر محمد نے خلاف انبیاء سلف کے ایسا جنگ و ظلم کس نے کیا

## محمدی کا جواب

تم جو تھے کیون کہتے ہو موسیٰ علیہ السلام و داود علیہ السلام اور یوسف بن النون وغیرہ نے  
جنگ کیا ہے لیکن محمد علیہ السلام کے جنگ کا یہ سبب تھا کہ خداوند نے فرشتے کی معرفت  
بنیوں کی کتسا بون میں یعنی توریت و زبور و انجیل وغیرہ میں جو خبر دی تھی سو پورا  
ہو و سہ کہ ایک نبی آخر الزمان بڑی عظمت و شان والا پیدا ہوگا اور وہ تعلیم و تادیب  
اور سچی تعلیم و تادیب سے ستھری اور سرائی اور اس کی عبادت و شجاعت و وسوسہ  
عبادت و شجاعت سے فائق اور اس کا ناقہ اور اون کے ہاتھ سے برتر اور اس کا علم و علم  
اور اون کے علم و علم سے بڑھ کر رہیگا اور ان کے زمانے کے انبیاء مظلوم کی فضیلت اور شکر  
ظالمین کی ضلالت اور کس سے ظاہر ہوگی و یہی تمام پیغمبر علیہم السلام اور رسولوں کی  
تصدیق اور انہوں کی حرمت و عظمت علی الخصوص عیسیٰ روح امده کی اور ان کی مان حضرت  
بی بی مریم کی پاکدامنی اور ان کی مصیبتوں کی حقیقت اور ظالموں کی ظالمی جو بنیوں کے ساتھ  
عیسائی تک وقوع میں آئے تھی اور اون ظالموں کی گوشمالی و اجسی اور تبنیہ معقول بطفیل نبی  
آخر الزمان محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم شہرہ آفاق ہوئی خصوصاً اشرا مشرکین یہود  
و نصاریٰ کی غرض جیسے وہ پیش آتے تھے ویسے ہی محمد علیہ السلام آداب آموز تھے جیسا  
نک کہ ان کو مکہ معظمہ و مدینہ منورہ اور عرب و عجم و روم و شام و مصر و یمن وغیرہ اور کعبہ  
اور لیغے بیت المقدس سے جو مولد عیسیٰ علیہ السلام کا تھا نکلا و دیا چنانچہ اب تک او نکلا  
دخل و مان و ثوار ترحی بلکہ زیارت تک میسر نہیں تب اکثر اون نے اس پر ایمان لے لیا



طلب کر کے اوس سے مباحثہ کرنے لگے تو اوس نے آہ سرد بھر کر کہا کہ اس عہد کے لوگ معجزہ  
 کے طالب ہیں میں تم سے کچھ کتاہوں کہ اس عہد کے لوگوں کو کوئی معجزہ دکھلایا نہ  
 جائیگا انتہی : ایک روز یہودی سب جمع ہوئے لڑکے کو پھاڑ پر عیسیٰ کے یاس لے کر  
 اور اسکے آگے دھروئے کھنے لگے امی عیسیٰ تو جو معجزہ دکھلانا اور مردے کو جی کرنا چاہی  
 اس کو تو جلاتا ہم تیرا معجزہ دیکھیں اور تجھ پر ایمان لاویں اور تیرے تابعیاری بنیں غرض  
 دس روز بعد یہودی پھر پھاڑ پر گئے اور دیکھا کہ وہ لڑکا گلا ہوا اور درندہ کا کھایا ہوا پڑا  
 جی پس سب ایکٹھے ہو عیسیٰ کی مشکیں باندھ کوڑے مارنے اور کھنے لگے کہ تیرا معجزہ بتلا  
 کیا ہوا اور تیری نبوت کا روز کھان گیا یقین کہ تو ساحر و مکار جی اور مکر کرتا جی انتہی  
 عیسیٰ نے شکر دوں سے کہا کہ تم مجھ گمان مت کرو کہ میں زمین پر ملاپ کرنے آیا ہوں  
 سچ جی میں ملاپ کرنے والا نہیں بلکہ تلوار چلانے والا ہوں میں اس لئے آیا ہوں کہ مرد  
 اور کے باپ سے اور بیٹے کو اوس کے مان سے اور عجب کو اوس کے سپاس سے جدا  
 کروں انتہی : ان باتوں سے معلوم ہوا کہ عیسیٰ معجزے بتلایا انکار کرتا تھا اور شر اظالم  
 اور مفسد بھی تھا جو لوگوں میں تفرقہ ڈالنے اور تلوار چلانے آیا تھا : واہ امتی کہتے ہیں ملا  
 کرنے آیا تھا اور کتاب کہتی جی فساد ڈولنے اور ادھنیں کتب سے یہ بھی معلوم ہوا کہ  
 لوگ معجزہ دہوندتھے ہیں سو شیر اور حرام زادے ہوتے ہیں پس تم شیر  
 یا حرامی جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزے دہوندتھے ہو اور انکار کرتے ہو بطلا اب  
 عیسیٰ پر انکار معجزہ کا اور ظلم ثابت کیوں نہیں کرتے جو دوسروں پر لگاتے ہو کیا خوب  
 اپنے اقا کے حال پر نظر نہ کرنا اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر بغتہ صرف دہننا یہ وہی  
 مثل جی کہ الٹا چور کو توال کو دندے غرض تم محمد علیہ السلام کا معجزہ یعنی مرتبہ مطلق

نبین جانتے ہو محمد علیہ السلام وہ جی کہ خلقت میں کل کائنات کے  
 اول اور ظہور میں سب بنیوں کے آخر اسی لئے اوس کا لقب ختم المرسلین  
 ہوا اور جب اللہ تعالیٰ نے آدم کے جسم کو اپنے یہ قدرت سے بنایا  
 اور اس میں روح کو داخل کیا تب آدم نے آنکھ کھولی تو کیا دیکھتا ہے کہ کلمہ  
 لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ عرش اور کرسی اور بہشت  
 کے درپر لکھا ہوا ہے تب اسے حیرت سے کہے کہ اے میرے خالق مجھ کو  
 جی جو تیرے نام کے ساتھ اوسکا نام ہے کیا مجھ سے پیدائش میں اول ہے  
 تب خدا تعالیٰ نے اس کو کھانا یہی ظہور کل کائنات میں ہوا اول ہوا آخر  
 اور اس کو میں تیرے اولاد میں دو کھا وہ آخر زمانہ کا بنی اور تمام انبیاء و ناسر دار  
 ہوگا تو اپنے جہر رکھ اور شکر کر کہ ایسا نبی تیرے اولاد میں آیا تب آدم  
 خوش ہوا اور شکر کیا غرض محمد علیہ السلام کے بھتیجے نام ہیں بلکہ بھتیجے نام اللہ  
 ہیں اوسنے نام محمد علیہ السلام کے بھی ہیں چنانچہ اون ناموں سے  
 نور الانوار دُوح اکاد فواح بوزخ کبوی اور تعین اول  
 نام ہے کل نور اس نور سے اور سب روچیں اوس روح سے  
 اور جمع ہر زخ اس ہر زخ سے اور تعینات اوس تعین سے  
 یہاں سے اس لئے محمد علیہ السلام نے یہ آقَامِنْ نُورِ اللَّهِ  
 وَكُلُّ شَيْءٍ مِنْ نُورِيٍّ مَرَامِيٍّ میں نور سے اللہ کے  
 ہوں اور تمام شے میرے نور سے اور وہی نور محمد پی علیہ السلام ہر ایک جہر  
 میں موجود اس کے ساتھ رہتا ہے ہر کوئی اسے نہیں دیکھتا اور نہیں جانتا مگر جو



کے دیکھنے سے ہر بین سواوس کی نظارہ میں ہمیشہ رہتے ہیں اور اسے نفس  
 اول سے ہر نفس نے اپنی اپنی استعداد موافق حسب وصفت لیکر لکھیں موسیٰ علیہ السلام  
 لکھیں عیسیٰ علیہ السلام لکھیں ابراہیم علیہ السلام لکھیں یعقوب علیہ السلام وغیرہ نام پایا آخر وہ  
 خود موجود ہو خاتم انبیا اعلیٰ علیہ السلام ایک ختم ہے کہ ہزاروں ذال پات پھول پھل ہوتے  
 ہیں اور ہر صفت کا نام علاحدہ پایا جاتا ہے ہر تحقیق اس کی ہر صفت میں منہاں رکھا آخر  
 وہی موجود ہوتا ہے اور جیسے کہ پغمبروں کی اذواج اور ملائکہ مقربین کو جو خبر صحیح  
 خدا کے طرف سے لوگوں کو پیغام پہنچاتے اور گناہوں سے پاک مبرا رہنے کی حجت سے  
 روح صدق و روح قدس کہتے ہیں ویسا ہی محمد علیہ السلام نے ہی بسبب نصرت پغمبری  
 اور مصطفیٰ کے روح صدق و روح قدس نام پایا و گرنہ وہی روح الارواح اور نفس اول  
 ہی پس یہ روح صدق و روح قدس وہی فارقلیط ہے جو شیخ نے حواریوں سے اس کے  
 انکشاف وعدہ کیا تھا دیکھئے یہ ایک شخص اور کیسی اس کی شان ہے چنانچہ یوحنا کی انجیل کے  
 چودھویں باب میں ۱۶ سطر سے ۱۹ سطر تک لکھا ہے وہ یہ ہے کہ میں اپنے باپ سے  
 درخواست کروں گا کہ وہ تمہیں دوسرا وکیل بھیجا جو اب تک تمہارے ساتھ رہے  
 میں نے روح صدق جب کو دنیا قبول نہیں کر سکتی کیونکہ تمہارے دیکھتے اور نہ اسے جان  
 میں لیکن تم اویسے جانتے ہو کیونکہ وہ تمہارے ساتھ رہا ہے اور تم میں موجود ہے  
 میں تمہیں پیغمبر چھوڑوں گا میں تمہارے پاس آؤں گا اب تمہاری دیر ہے کہ دنیا مجھے دیکھ  
 اٹھتی ہے اور دوسری جائے اس باب میں ۲۶ سطر سے ۲۸ سطر تک لکھا ہے  
 وہ یہ ہے کہ وکیل روح قدس جسے باپ میرے نام سے بھیجے گا وہ تمہیں سکھائے گا  
 اور سب چیزیں جو تمہارے لئے تھیں دی جائیں گی اور نہ تمہیں دے جائیوں اور اپنا

ایسا بھی کہ حواریوں کا نام ہے جو بعد عیسیٰ کے نام کریم کا نام تھا اور ان کا بھی نام تھا

آرام جی نہیں دیا ہوں نہ جسطرح سے دیا دیتی ہے میں نہیں دیا ہوں اپنے دل کو  
 پریشان مت کرو اور ہر اسان مت ہوؤ تم سن چکے ہو میں نے تمہیں کہا میں جاتا  
 ہوں اور تم پاس پھر آنا ہوں اگر تم مجھے پیار کرتے ہو تو تم میرے کھنے سے کہ میں باپ  
 پاس جاتا ہوں خوش ہوؤ کیونکہ میرا باپ مجھ سے بڑا ہے اور میں نے اب تمہیں  
 پیش از وقوع لکھا کہ جب واقع ہو تو تم اعتقاد کرو بعد اسکے میں تم سے بھت کلام نہ کروں گا  
 اس لئے کہ اس چنان کا بڑا سردار آتا ہے اور اس کی فوج میں کوئی چیز نہیں انتہی  
 اور تمہی کی انجیل کے تیس باب میں ۱۱ سطر سے ۱۳ سطر تک مقولہ بھیجی نبی کا لکھا  
 ہے کہ میں تم کو واسطے توبہ کے پانی سے غسل دیتا ہوں لیکن وہ جو میرے بعد آتا ہے  
 سو مجھ سے توانا تر ہے حیاتی تک کہ میں اس کی فطرت بردار کے لائق نہیں ہوں وہ تم کو  
 روح قدس اور آتش سے غسل دیگا انتہی ۱۱ اور سو اسکے اعمال کے انجیل میں پہلے  
 باب کے سطر سے ۹ سطر تک لکھا ہے وہ یہ ہے کہ عیسیٰ حاجت میں داخل ہوئے  
 اور نہیں حکم کیا کہ اور شہید سے باہر نجاؤ بلکہ جو وعدہ کہ باپ نے کیا ہے جسکا ذکر تم  
 مجھ سے سن چکے ہو اسکا انتظار کرو اس لئے کہ بھیجی نے تو پانی سے اصطباغ دیا  
 پر تھوڑے دنوں کے بعد تم روح قدس کا اصطباغ پاؤ گے اور انہوں نے ایچھے  
 ہوئے اس سے سوال کیا کہ اے خداوند کیا تو اسی وقت سلطنت بنی اسرائیل  
 مقرر کرتا ہے اسے وہیں کھاتا رہا یہ کام نہیں کہ تم ان دنوں اور موسیٰ کو جبین  
 باپے اختیار میں رکھا ہے جانو لیکن جب روح قدس تم پر آجگا تو تم قوت پاؤ گے  
 اور تم اور شہید اور سارے یہودیہ سارے زمین انتہا جتنے زمین تک میرے گواہ ہوؤ  
 انتہی تمہاری عجب کہ اسی ہے کہ باوجود عیسیٰ کی انکھیں کے میرے محمد کا انکار کر جاتے

عیسیٰ کے  
 منی حضرت  
 حواریوں کا  
 نام  
 انجیل میں  
 لکھا ہے  
 عیسیٰ نے  
 اپنے شاگردوں  
 کو اصطباغ  
 دینے کا حکم  
 کیا  
 اور انہوں نے  
 اس سے  
 انتظار کیا  
 کہ وہ ان کو  
 روح قدس  
 عطا کرے

ہو گیا تو سمجھو کہ اگر وہ جعلی نمبر ہوتا تو اور دین کو اپنے روز بروز رواج دیتا تو  
 اس کی نبوت کی بنیادیں میل میں کیوں دی جاتی اور دین اور سکالر روز بروز کی  
 ترقی پاتا اور قائم رہتا اور تمام معجزوں کی پیغمبری اور مراتب کیوں کر ثابت و ظاہر  
 ہوتے ؟ عیسوی کہنے لگا کہ سچ ہی فارقلیط یونانی بولی ہے جس کا ترجمہ شفیق  
 اور تسلی دینے والا اور وکیل بھی لیکن عیسوی اپنے حواریوں سے جو کیا تھا کہ ہمارا  
 لیے ایک وکیل ہے روح قدس میرے نام سے بھیجا جائیگا اور وہ تمہیں تعلیم دے گا  
 سو وہ فارقلیط محمد کیوں کر ہوا اگر ہوتا تو حواریوں کے نیچے رہتے نہ کہ آیا ہوتا محمدؐ  
 چھ سو برس بعد حواریوں کے ظاہر ہوا اس صورت میں فارقلیط کہ جس کا نام مسیح  
 وعدہ کیا تھا اچھا اور وہ زمانہ ہی پورا ہو گیا چنانچہ اعمال کی انجیل میں لکھا ہے دیکھ لو :

### محمدی کا جواب

سچ ہی یہ بیان اعمال کی انجیل میں دو سکراب کی ۲۲ سطر سے ۵ سطر تک لکھا ہے  
 وہ یہ ہے کہ ایک روز سب حواری اکٹھے تھے تب ناگاہ آسمان سے ایک آواز  
 کہ جسے بڑی شدت کی اندھی ہوتی ہے اور اس سے سارا گھر کہ جس میں وہ بیٹھے تھے  
 گونج گیا اور انہیں آتش کے زبانہ سے متفرق و کھلائی دی اور انہیں سے ایک باگر  
 پر مٹی تب وہ سب روح قدس سے بھر گئی اور اجنبی جیسا روح نے انہیں  
 تلفظ بخشا بولنے لگے غرض اس روز قریب تین ہزار آدمی ایمان لائے انہی  
 پہلا اس مضمون سے وہ فارقلیط کیا ہوا وہ تو ایک آواز نہ تھی کی اور آتش زبا  
 سے تھی کہ سارا گھر گونج گیا تھا اگر فارقلیط وکیل ہے بنی خدا کا جو جیسی نے  
 اپنے حواریوں سے وعدہ کیا تھا کہ بعد میرے تمہیں ایک وکیل میرے نام سے بھیجا

جاسکا وہی ہوتا تو البتہ لوگوں میں آتا اور تعلیم دیتا اور رحمت اپنی تمام کرتا تا لوگ  
 اس پر ایمان لاتے اور اسکے تابع رہتے تو نہ مقصود عیسیٰ کا یہ نہیں جو فارقلیط  
 فقط حواریوں کی تعلیم کے لئے بھیجا جاوے اور وہ انکی تسلی کرے اور  
 سیکھے ہوئے سخن پھر یاد دلاوے اور روح قدس کا اصطلاح دیوے یعنی باطن  
 پاک کرے اور انہیں آرام و قوت بخشنے اور معتقد اپنا کروا دے وہ  
 کیا حواریوں نے عیسیٰ سے تعلیم نہیں پائی تھی یا انکی تسلی نہیں ہوئی تھی یا  
 سیکھے ہوئے باتیں سب بھول گئے تھے یا آرام و قوت ایمان کی نہیں رکھتے  
 تھے یا روح قدس کا اصطلاح نہیں پائے تھے یا اعتقاد عیسیٰ پر نہیں رکھتے تھے جو عیسیٰ نے  
 انہیں کے لئے بھیجا تھا فقط جعلی بات ہی اور اس میں بہت سی نقصانات پائے  
 جاتے ہیں قطع نظر ان نقصانات کے اول تو عیسیٰ کی تعلیم یہ صرف اتنا ہی دوسرا حواری ہا  
 تھرتے ہیں اس لئے کہ مدت تک عیسیٰ کی شاگردی کی اور پھر ناقص حکم بعد دوسرے  
 کا مان ہوئے اور اجنبی بولی بولنے لگے کہ جس سے قریب ہیں ہزار آدمی ایمان لائے اور عیسوی  
 بن گئے یہ عجیب بات ہے کہ جب عیسیٰ جتنے تھے اور معجزے بتاتے تھے تب ویہ ایمان نہیں لائے بلکہ  
 کوڑے اور موتے مارتے تھے کیا بعد موت کے اوسل اجنبی بولی بولنے پر ایمان لائے اور عیسوی بن گئے  
 یہ بات کچھ عجیب نہیں پائی جاتی ہے صرف بناوٹ ہے بلکہ مقصود عیسیٰ کا یہ تھا کہ فارقلیط  
 نہیں یعنی تم لوگوں کو کہ مراد اس تابعین میں تعلیم دیکھا اس لئے کہ تابعین لوگوں میں شمار  
 کئے جاتے ہیں اور اکثر ضعیف الایمان ہوتے ہیں تعلیم ان کو ضرورت ہے حالانکہ حواری تو حواصون  
 اور سبط تعلیم پائے پھر ان کو تعلیم کی حاجت نہ تھی غرض ان اخیلوں کے مضمون کے کئی حواریوں  
 تعلیم نہ پائی جاتی تھی جو کہ بلکہ یہ باتی جاتی ہے کہ ایک نبی ذی عظمت اور برتری سا اور شوکت والا اس کا



خدا کی طرف سے اُن مفلوکے ساتھ جو عیسیٰ نے کبھی تھی پیدا ہونا اور لوگوں کو تعلیم کرنا اور  
 تعلیم عیسیٰ کی یاد دلوانا آرام دینا اور قوت و تسکین بخشنا اور روح قدس کا صلیب  
 دینا یعنی باطن پاک کرنا اور لوگ اوس پر ایمان لانا اور سارے یہودیہ و سامرہ  
 میں گواہ عیسیٰ کے ہونا اور ابد تک ساتھ رہنا اور اس جہانکا بڑا سردار کہلاتا ہے اور وہ  
 آتش کے زبانہ جنگو تم نے روح قدس سے چھڑایا ہے اوس میں تو کوئی صفت اور مفلوکے  
 نہیں پائی جاتی پھر وہ فارقلیط کیوں کر ہو گا ایسی روشنی تو شیطان سے بھی ہوتی ہے  
 وہ جب کسی پر آجاتا ہے تو اپنی سی کر بتلاتا ہے اور بہت سی بولیاں بولنے لگا تا کہ اس سے  
 وہ فارقلیط ہی بن جاوے گا جبکہ وہ بڑا سردار اس جہانکا اور وکیل بھی خدا کا تھا تو قطع نظر ان  
 ان باتوں کی بھلا زمین پر تو آیا ہوتا تو لوگ دیکھ لیتے کہ وہ سیاہ تھا یا سفید رو تھا پھر اوسکو اس  
 کیا خوف تھا جو ہوا سے باتیں کر الگ چلا گیا اور لوگوں کو منکالت میں ڈال فقط تواریخوں کو جو  
 انھوں نے شاید ایمان کھو دیا تھا دوبارہ ایمان بخشا یہ بات سخت ہلن ہے کیونکہ جتنے نبی اس کے  
 ہوئے آئے سب کے سب اس جہان میں پیدا ہوئے اور علانیہ تعلیم دیتے گئے اور کچھ خوف  
 نہیں کیا یہ عجیب بنی خدا کا تھا جو لوگوں سے منہ چھپا پر وہ سے باتیں کر چکا تھا کیا او ر دین  
 و آئین بھی نہیں بتلایا عیسوی کہنے لگا وہ فارقلیط روح قدس عیسیٰ کے

نام ہی سے ہوتا ہے کیوں کہ عیسیٰ نے کہا تھا کہ میرے نام سے بھیجا جائیگا پس وہی نکلتی  
 فارقلیط ہی اور اوسکا نام عیسیٰ ہی تھا محمدؐ کہنے لگا  
 یہہ تم نے کیونکر معلوم کیا کہ اوسکا نام عیسیٰ ہی تھا عیسوی کہنے لگا وہ جو عیسیٰ کہہ گیا تھا ایک  
 وکیل میرے نام سے بھیجا جائیگا تم اس کے منتظر رہو جب وہ آئیگا تم اوس پر اعتقاد رکھو  
 اگر اوس نے اپنے نبوت نبوت کے لیے نام بتلایا

محمدؐ کا جواب

یہ بات بھی بتائی ہوئی پائی جاتی ہے کیونکہ جب اس نے اپنا نام بتلایا ہوگا تو دین و آئین  
 بھی بتلایا ہوگا اور کوئی کتاب بھی رکھ گیا ہوگا اس لیے کہ اس کی نبوت تو ابد لگ فاعلم و دائم رہی  
 بتلاؤ وہ کونسا دین اور کونسی اس کی کتاب اور تم اب کون سے دین اور کونسی کتاب پر  
 چلتے ہو اگر تم اگلے عیسیٰ کے دین اور کتاب پر چلتے ہو تو اس عیسیٰ کے دین کے منکر ہوئے  
 کافر ٹھہرتے اس لیے کہ عیسیٰ نے آگے ہی تمہیں سب طرح سے اس کے آنے کی خبر دی تھی  
 اور اگر تم اس عیسیٰ کے دین پر چلتے ہو تو پھر اگلے عیسیٰ کے کہلانا کفر ہے اس لیے کہ دوسرے  
 نبی کے آنے بعد اگلے کا عمل باطل ہوتا ہے عرض ان دونوں صورتوں میں تم پر کفر ثابت ہوتا ہے  
 اگر تم کہتے ہو وہ فارقلیط خود عیسیٰ مسیح ہی تھا جو اس طور سے اورشلیم میں آوارہ یوں پر  
 ظاہر ہو روح قدس کا اصطباغ دے چلا گیا یہ بات بھی صرف کئی اور کونسل کی پائی  
 جاتی ہے کیونکہ یوحنا کی انجیل کے چودھویں باب میں کہ جسکا ذکر آگے ہو چکا ہے  
 صاف معلوم ہوتا ہے کہ ایک وکیل یعنی نبی خدا کا سوا عیسیٰ کے ان صفتوں کے  
 ساتھ جو عیسیٰ مسیح نے کہیں نہیں ہونا ضرور ہے اور اسکے ساتھ یہ بھی معلوم  
 ہوتا ہے کہ حواری قطع نظر ان باتوں کے روح قدس کا اصطباغ پا چکے تھے اس لیے کہ عیسیٰ  
 نے حواریوں سے کہا تھا تم اسے جانے دو کیونکہ وہ تمہارے ساتھ رہتا ہے اور تم  
 میں ہو وچا لیکن دنیا اسے قبول کر نہیں سکے کیونکہ اسے دیکھتے نہیں اور اسے  
 جانتے ہیں تو پھر عیسیٰ مسیح فارقلیط بن کر حواریوں کے اصطباغ اور تعلیم دینے کے  
 لیے کیونکر آیا ہوگا کہ جس سے اس کی تعلیم پر حرف آتا ہے اور اگلی تعلیم  
 ناقص ٹھہرتی ہے تب وہ ساکت ہو گیا اور کچھ نہ بن آئی

عسیوی کا سوال

بھلا اس کا قیام کیوں کر ہو گا جو محمد کی ذرہ سی استین دہرین ایسا برا چاند سما

## محمدی کا جواب

کتبت یہ ثابت ہے کہ چاند وہ نگر ہے جو آسمان سے نیچے اتر لیکن عوام میں مشہور ہے  
کہ چاند آستین دہرین سے ہو خلا فرض کیا ہم نے کہ ویسا ہی ہو گا کیا تم معجزہ کی معنی نہیں سمجھتے  
اوسکی معنی یہ ہے کہ ایک غیر ملکن کام کا وجود پاتا دوسروں سے ہو سکے اور اللہ تعالیٰ  
نے محض اپنی قدرت کا ملہ بندوں پر ظاہر کرنے کے لئے انبیا و انکوں اور مرسلوں کو ایسی  
صفوں کے ساتھ بھیجا تا انکو کسی نوع کا شک و شبہ اوسکی قدرت میں نہ رہے اور جھگٹے نہ  
پھریں ویسا ہی جو اوس کے خاص بندہ میں سو کہیں نہیں جھگٹے اور نہ کوسے پوچھتے پھرتے  
میں مگر جو جھگٹے ہیں سو کہتے ہیں کہ یہ کیوں کر ہوا اور وہ کیوں صاحب من اللہ کی قدرت سے  
یہ کچھ بڑی بات نہیں کہ ایک چھوٹی شئی میں بڑی شے سماوے اور ایک بڑی چیز چھوٹی  
چیز سے نکلے دیکھیے کہ ایک چھوٹے سے آئینہ کو چاند یا سورج کے برابر رکھیں تو اسے دو  
جیسے کے قیسے دستے ہیں یعنی ویسے ہی اس میں کامل نظر آتے ہیں اور انکے آدمی کی اگر چہ ذرہ  
سی ہے لیکن چاند ستارے سورج اور آسمان باریں دست اوہیں سماتی میں چاہے کہ اوس  
آئینہ اور انکے برابر دے اور بچہ اپنی ما کے شکم سے کتنا بڑا پیدا ہوتا ہے ضرور تھا کہ اس  
تنگ راہ کے موافق جسم رکھے یہ صرف اوسکی خدائی ہے یہاں عقل اور چون  
و چرا کو کچھ گنجائش نہیں اور محمد جو نور ہے اللہ کے اور جامع کل موجودا کے تختے انکے  
روبر و چاند کا کیا وجود و مقدار جیسے آفتاب کے مقابلہ میں شمع ہر چند وسعت روشنی  
کی رکھتے پر آفتاب کے روبرو بے نور و بے وجود ہو جاتی ہے پس انکے آستین  
دہرین چاند کا سما نا کیا عجب اگر اس بات میں شک رکھتے ہو تو پھر سورج قدر

جو خدا کے برابر تھا سو کبوتر کے برابر ہو کر آسمان سے کیا اتر ہو گا جو نیوشتنت میں لکھا ہوا  
 در عیسیٰ نے ہر سو کے موئے ہوئے مردوں کو کیوں کر جیتا کیا ہو گا جو اسکات  
 میل میں لکھا ہوا ہے اور مستی کی انجیل کے اونیسویں باب میں جبین طلاق اور نکاح  
 اور حیات جاودانی اور ترک مال کا بیان لکھا ہے سو یہ ہے کہ دولت مند آدمی کو  
 آسمان کی بادشاہی میں داخل ہونا بہت دشوار ہے لیکن سونی کے ناکے سے  
 اونٹن کا گذرنا آسان تر ہے۔ بھلا جب اون سب باتوں میں  
 شک نہیں تو اس بات میں کب شک ہو گا سبحان اللہ ان باتوں کا اعتقاد رکھنا  
 اور اس کا انکار کرنا عیسوی کہنے لگا یہ تمہاری

دلیل ممکن پائی جاتی ہے پر ہماری عقل میں نہیں آتی

## محمدی کا جواب

سیح کا بے پدر ہونا اور روح قدس کبوتر برابر ہو جانا کیا تمہاری عقل میں آیا اس سے  
 معلوم ہوا کہ خدا کی خدائی تمہاری عقل اور اعتقاد کے موافق ہو تو صحیح ہے نہیں تو اس کی  
 خدائی میں شک ہے معاذ اللہ یہ دعویٰ تمہارا خدا کے ساتھ ہے اور خدا سے دعویٰ  
 کرنے والا مشرک و بے دین ہے پس تم پر ہے مسئلہ بے دین ہو جو اپنی عقل اور  
 اعتقاد کے در پی ہو کے خدا کی خدائی میں شک لاتے ہو عیسوی کہنے لگا

کیا ہماری بے دینی ہی معلوم ہوتی

## محمدی کا جواب

اگر میں کہوں تو تم ابھی غصہ میں آؤ گے اور سنے کہا دین آئین کی گستاخوں میں غصہ  
 کا کیا ذکر ہے اویان کرد محمدی کہنے لگا تم میں شروعا ایمان داری کے مطلق نہیں



پائی جاتی ہیں نہ تمہاری دہان درست ہی نہ عقیدہ نہ عدل نہ انصاف نہ سخاوت  
 نہ استبازی نہ طہارت نہ عبادت اول شرط یہ ہے کہ خدا کو نہ واحد جانے اور نبی کو نبی  
 سو تمہارے اعتقاد میں تین خدا ثابت ہیں جو کائن پر پر میں جاس کے لکھا ہے پس فائدہ  
 ہوئی گوشت یعنی باپ بیٹا روح قدس و سر اسطر عدل و انصاف او کو  
 تو اپنی کٹی رو سے جس میں اپنی منفعت کثیرہ اور لوگوں کا نقصان عظیم ہو وہ  
 سو اس صورت سے مقرر کیا ہے کہ اگر کوئی معاملہ داد و ستد کا سپریم کورٹ میں  
 جہاں سند عدالت عیسائی پہنچی جاتی ہے رجوع کرے تو ازل وہ شخص کورٹ کا خرچ  
 یعنی نوٹیس اور لائٹ اور بالستر اور گواہ لینے وغیرہ کی فی موافق قرار داد کے دہرے  
 بشرطیکہ قرضہ اس کا سو جن سے زیادہ ہو وہ اگرچہ چوٹی کورٹ میں رجوع  
 کرے تو پہلے اور دوسرے سمن کے دس فلم تیس کے بارہ چہرے اسی کے دو گواہ کے چار  
 دو کوڑے یعنی فیصلے کے ادھی ہیں سے زیادہ دیا جائے بشرطیکہ قرضہ ایک فلم سے  
 یا چھ پن تک ہو وہ جب اس سے بڑھ کر تو تک ہو وہ تو ایسے بقدر خرچ اس کا  
 بوجھ لیجئے اگر کوئی یہ نہ دے سکے تو اس کا قرضہ نامسموع ہوتا ہے اور جس میں  
 جہاں قرضہ مارا ماری کا فیصلہ پایا ہے اس کا تو کچھ اور ہی حال ہے کہ جب کوئی مار  
 لکھا یا ہوا شخص فریاد کیا جائے تو سمن کے تین فلم اور چہرے اسی کے دو دینے ضرور ہیں  
 اور فیصلے کے وقت کسی ایک سے اپنے حسب رضی گہگاری ایک سو تک خود  
 مصنف مانگ لیتے ہیں اگر کوئی پچارہ غریب دینے میں معذرت و عذر درپیش  
 لاوے تو اس کا مضاعف ہو جاتا ہے نہیں تو اس پر دو تین و جن مادہ پرتے  
 ہیں اگر کسی نے دیا تو وہ پیادہ داخل سرکار فیض آمار ہو جائیگا دامد ہر عدالت

تو نہیں پائی جاتی بلکہ ایک دوکان دغا بازی اور غارت گری کی ہے : تیسرا  
 شرط سخاوت اور راست بازی اول کو تو ایسا جان لیو ہے کہ پیسہ سولے چرخ اپنے  
 کھانے پینے اور لباس سے رخ و سفید کے اور جمع کرنے کے کسی محتاج کے دینے میں صرف  
 نہ ہو بلکہ محتاجوں سے انکار کریں اور دوسرے کو ایسا کہ جب کسی امیر یا غریب سے  
 کچھ فائدہ پاویں تو اپنے عرض کے وقت اس سے عہد و پیمان باقرار سلوک و مروت  
 کرتے ہیں اور عرض ملے بعد وفا کے بدلے حریف بن جاتے ہیں : چوتھا شرط ظلم  
 اور سکا تو عجب کچھ حال ہے کہ جب کسی کو حالت احتلام یا عیانت کی ہو تو اویسے  
 غسل ضرور نہیں بلکہ ہمیشہ جلے ضرور کے وقت آبدست ہی نہیں لیتے اور کہتے ہیں  
 کہ بس کاغذ کفایت کرتا ہے اگرچہ وہ کاغذ ورق انجیل کا ہو یا کسی اور کتاب کا اس لئے  
 کہ وہ انجیل اپنے ہی ہاتھ کی لکھی ہوئی ہے کچھ خدا کے تو ماتمہ کی تو لکھی ہوئی نہیں وائے  
 پڑیں دین داری پر پھر انجیل کو ایمان جان کر اسے قسم بھی کھاتے ہیں : پانچواں شرط  
 عبادت سوا کسی خرابی پر ہے کہ نماز و روزہ کو فحل اوقات اور قصور عقل سمجھ کے مطلق  
 ترک کر دیا مگر برائے نام نماز ایک روزہ اتوار کا مقرر کیا سوا کو بھی طہارت کچھ نہیں لینے  
 مطلقاً نہیں جس حال میں چاہئے اور جس حال میں نماز پڑھ لیجئے افسوس کہ انسان  
 اشرف المخلوقات ہو کے حیوانوں کی صفت اختیار کریں نہ نہادین نہ دھوویں نہ آبد  
 لیویں اور حرام حلال میں امتیاز نہ کریں اور جو چیزیں انہوں کے یہاں حرام ہوویں اور  
 جو بازا و تقصاب کے یہاں نجس چیزیں بلکہ سوکھا لیویں بھلا ہم تم سے پوچھتے ہیں کیا  
 عیسیٰ کی دینداری اور ایمان داری ایسی ہی اور اسنے کورت کا خرچ و لباس ہی  
 مقرر کیا تھا کہ بن پیسہ لئے کسی کی فریادی نہ سنتا تھا یا قصینہ فیصلہ کر کر دام لیتا تھا

یا پیسے جمع کرنا یا حج کرنے کا حکم کیا تھا یا آپ کچھ محتاجوں کو نہ دیے اور ان سے انکار  
 کرنا تھا اور جس سے قاعدہ پاویے اور کادشمن ہوتا تھا یا محسن شمس تھا اور احلام خبا  
 غل نہ کرنا تھا یا انجیل کے ورق سے بخت پاک کر اور سن ہر قسم کھانا تھا اور  
 نماز ایک روز پڑھنا تھا یا روزہ مطلق ترک کر دیتا تھا اور سو ریہ حرام و مردار چیزیں  
 سب کھانا تھا یا دارھی موچہ مند و انجل اور ناک اور زیر ناف کے بال کو  
 چھوڑ دیتا تھا اور ختنہ کروانے کو منع کیا تھا اور حکم کیا تھا کہ حاملہ عورت کو داکٹر  
 جناوے یا کفشت کی سب تمام عورات بنا کر کر مجلس میں مردوں کے ساتھ  
 ناچا کریں اور غیر مردوں سے بغل گیر ہو مخلوط نفس پینا یا کیکہ گیر حاصل کریں اور  
 اور شوہر اونکے بیٹھے تاشے دیکھیں جو تمہیں ان سب باتوں کو اختیار کیا اور اپنا  
 دستور عمل بھرا یا قطع نظر تمہاری اس سنڈاری اور ایمان داری کے کہو کیا بہن  
 جی کہ کسی حیوان میں بھی نہیں مثلاً ایک مرغ اپنی مادہ کی طرف کسی مرغ کو  
 باطل دیکھتا ہے تو گوار نہیں رکھتا بلکہ اس سے لڑتا ہے اور تم عجب انسان  
 کہ اپنی بیسیوں کیتیں غیر مردوں کے ساتھ بغل گیر دیکھتے ہو تو نہیں شرماتے  
 بلکہ خوش ہوتے ہو اس لئے کہ عورت مانند ہول کے ہے جو چاہے سو لوگو  
 افسوس ہے کہ عیسیٰ نے تو ایسا فرمایا نہ ہو گا کیونکہ اس نے آگے ہی خبر دی تھی  
 کہ تم لوگ جھوٹے معلموں کے دائرہ آؤ گے اور بدعتیں ایجاد کرو گے چنانچہ  
 نیوٹنٹ میں بطرس کے مکتوب کے دو سر باب ہیں جس میں جھوٹے  
 معلموں کا باب ہے پہلی سطر سے دوسری سطر تک لکھا ہے وہ یہ ہے کہ  
 جھوٹے نبی بھی اس قوم میں تھے چنانچہ جھوٹے معلم تم میں ہی ہوں گے جتنیں

کروانے والے ہیں اور ملا کی ایجاد کرینگے اور اس آقا کا جس نے ادھین مول لیا انکا  
 کرینگے اور آپ کو حلد خراب کرینگے اور بھت سے لوگ انکے فسادوں کی پیروی  
 کرینگے اور انکے باعث سے راہ راست کی مذمت کی جاگی اور وہ بھلی باتوں کو چھوڑ  
 اپنے نفع کے باعث ٹکوا اپنی پیروی بتائینگے انتہی یقین ہے کہ تم انہیں جوئے معلوم  
 خراب کئے ہوئے ہو اور یہ قول و فعل تمہارا صرف گمراہی ہے اور کفر فریب نام عیسائی  
 کام تمہارا ہے

عیسوی کئے لگا میں ان باتوں کا جواب کل پادری سے پوچھ کر دوں گا اب مجھے  
 رخصت دیجئے عرض چلا گیا اور دو سے روز اپنے قرار پر بھرا آیا اور بیٹھ کر کھنے لگا  
 ہمارے نیوٹمنٹ میں لکھا ہے کہ پاکی بدن کی اور اعمال ظاہر کچھ کام کے نہیں  
 بلکہ پاکی دل کی چاہئے دیکھو تو اگر ابراہیم علویں سے راست باز گنا جاتا تو اسیے فخر کی طرح  
 نہ تھی لیکن ظاہر ایمان لانے سے اسکی راست بازی بھری اور مرد و رکو  
 ضروری دنیا بخشش نہیں بلکہ دوائے دین ہے پروہ جو کام نہیں کرتا بلکہ اوسے چھو لگا  
 راست بار دین شہار کرتا ہے ایمان لانا ہے اوسکی ایمان راست بازوں میں گنا  
 جاتا ہے انتہی پس جبکہ ہم عیسوی پر ایمان لائے تب ہی سے ہمارا دل پاک ہو گیا  
 اس لئے ہم نے طہارت بدنی اور عمل ظاہر کو چھوڑ دیا ہے محمدی کا جواب  
 جب تک جبکا ظاہر پاک ہووے اوسکا باطن کیا پاک ہوگا کہ ظاہر نہ پلیدی  
 تو باطن کجا دل تو اگرچہ ایک آئینہ نورانی اقل ہی سے پاک و صفات لیکن اوسکا  
 تعلق جسم خاکی کے ساتھ ہوا تب ہی سے اسے رنگ کہ ورت اگیا اور وہ  
 رنگ فقط ایمان سے بدون طہارت اور عمل شری کے دور نہیں ہو سکتا اگر ضرور ایمان سے

پاک و دل کی چاہئے اعتقاد درست ہے



پاک ہو تا تو پھر شیطان کیونکر ناپاک ٹھہرایا اس لیے کہ وہ بھی تو خدا پر ایمان لاتا ہے  
 پس دیکھا کہ وہ کلو لازم ہے کہ اول خدا اور رسول پر ایمان لاوین بعد اس کے ان کے امر و نہی  
 پر عمل کریں وگرنہ ایمان بے عمل مردہ ہے اس لیے جنت بنی اللہ کے ہونے آگے جسکے  
 سب تصفیہ قلب و تزکیہ نفس یعنی صفائی دلی اور پاکی جسم کی تعلیم دیتے گئے  
 چنانچہ نیو شمسنت میں بھی یعقوب کے مکتوب کی دوسرے باب میں حسین ظاہر پرستی  
 اور ایمان بے عمل مردے کا بیان لکھا ہوا ہے وہ یہ ہے جس نے رحم نہ کیا اسکا  
 انصاف بے رحمی سے ہو گا اور رحم عدل پر فخر کرتا ہے اسی میرے بھائیو اگر کوئی کہے  
 کہ ایمان دار ہوں اور عمل نہ کرے تو کیا فائدہ کیا ایمان اسکو بچا سکتا ہے اگر کوئی  
 بھائی یا نہیں کہے کہ سلامت جاؤ اور اگر ماگرم اور سیر ہو اور وہ چیز کہ جسکا بدن محتاج  
 ہے او خچین نہ دے تو کیا حاصل سیطرچ اگر ایمان کے ساتھ عمل نہ ہو تو وہ فی الحقیقت  
 مردہ ہے شاید کوئی کہے کہ تجھ میں ایمان اور مجھ میں عمل پس تو اپنا ایمان علموں سے  
 مجھے دکھا اور میں اپنے علموں سے اپنا ایمان تجھے دکھاؤں تو ایمان لاتا ہے کہ خدا ایک ہے  
 بھلا کرتا ہے شیطان بھی ایمان لاتا ہے اور کاپتا ہے پر ای وہ آدمی کیا تجھ کو کیسے معلوم  
 ہو گا کہ ایمان بے عمل مردہ ہے کیا ہمارا باپ ابراہیم اپنے بیٹے اسحاق کو قربان گاہ لاکے  
 علموں سے راست بار نہیں ٹھہرا سو دیکھتا ہے کہ ایمان نے اس کے علموں کے ساتھ کام کیا  
 اور علموں سے ایمان کا ہوا اور اس کتاب میں جو کہتے ہیں کہ ابراہیم خدا پر ایمان لایا اور وہ اس کے  
 لیے راست بازی تھہری اور اسکا خلیل اللہ کہلانا پورا ہوا تم دیکھتے ہو کہ آدمی علموں سے نہ کہ خالی  
 ایمان سے راست باز ٹھہرتا ہے سیطرچ سے راجاب جو زینہ تھی جس نے جاسو خونگی بھائی کی  
 اور او خچین دوسرے راہ سے باہر کر دیا راست بازی تھہری سو جس طرح بدن بے ایمان

مرد و عورت اسی طرح ایمان بے عمل مرد و عورت انتہی اور یوحنا کے مکتوب کے تیسرے باب کے نو آیتوں  
 صفحہ میں سطر سے سطر تک لکھا ہے وہ یہ ہے کہ خدا کا جتنا عیسائی تھے ہی  
 اپنے ظاہر ہوا کہ اہل عیسائی علیٰ نیکو نامہ دکرے انتہی پیر یہ اعمال تمہارے نفسانی میں  
 یا حسانی عیسائی میں یا شیطانی خوب سوچو غصے کو تھو کو اور جواب دو \*  
 عیسوی مجنوں کے جھٹ سوال کیا کہ مسلمان لوگ محرم میں علم کھڑا کرتے اور تعزیت بناتے  
 اور پرستش کرتے روشنی کرتے اور عیسوی بدل کے کو مٹے بدعت و بے حیا و بے  
 شرم جانے میں پھر کیوں کہتے ہیں \* بت پرستی اوسکو کہتے ہیں کہ خدا اور  
 رسول کے مقابلے میں شبہ کھڑے کر کے پوجے اور کہے کہ تو ہمارا رسول اور محترم میں تو صرف  
 فاتحہ حضرت امام حسین علیہ السلام کی کرتے ہیں جسے اور بزرگوں کی فاتحہ اور مہینوں میں  
 کرتے ہیں یہ کچھ بت پرستی نہیں حسین علیہ السلام کی پوجے اگر کہیں کہ پھر علم کا کھڑا  
 کرنا کیا ہے تو اوسکی وجہ یہ ہے کہ جب حضرت امام علیہ السلام نے یزیدوں کے ساتھ  
 جنگ کیا تھا تو اوسوقت کے لشکر میں علم یعنی نشان جیسے اور لشکر و نہیں ہوتا ہے  
 تھا جب محرم کے دس دن تک اوسکی فاتحہ کرنا محتاجوں کو کھانا کھانا اور ان کے نام پر خیرات  
 کرنا سوجب سنات کا بلکہ ضروریات ہی بت علم کھڑا کرے تا معلوم ہووے کہ یہ فاتحہ فلاں کی  
 ہے جو جنگ میں شہید ہوا تھا لیکن بدعت و بے کرتے ہیں جیسی کہ رنگ و روشنی کرنا  
 اور سیکڑوں روپیہ لگا کر تعزیت بنانا اور پھر اوسکو توڑا لیا یہ کچھ حسنات نہیں بلکہ وہ  
 پیسہ اسراف ہے و گرنہ محرم کی فاتحہ کرنا منع نہیں اور دے جو محرم میں بھیجیں بدلتے  
 ہیں اوسکی یہ وجہ ہے کہ بہت دوستا کا ملک قدیم سے کھارون کا و مانا کی مسلمان  
 اوسکو اولاد ہونے لگی اور محبت کھارون کے ساتھ پڑی اور حرکات ناشائستہ اور

سوانک و بونگ ان کفار و کفری دیکھنے لگے تب جابلوں نے از روئے قسحہ اور امانت  
 انکی چال آپ بھی اختیار کرکودنا پھانڈنا اور بھیس بدلنا شروع کیا کہ آج تک وہی طور  
 جاری ہے بخلاف ان کے تم عیسوی ادنیٰ اعلیٰ صاحب علم صاحب عقل فضل پادری  
 وغیرہ سبکے سبک مشرک و بت پرست میں کوئی اعتقادی کوئی اعلیٰ اگر تلو شک ہو تو میں  
 دگشیز میں جو جان بروں بت پادری لفظ میان اور ایذا لڑی یعنی بت پرستی کا  
 بیان لکھا ہے سودیکھ لیجئے چنانچہ ایک فرقہ اوسکے ملک کا ہے کہ وہ اپنے دیولونین  
 جہان نماز خدا کی پرستے ہیں و مان شنبہ کی اور انکی مان حضرت بی بی مریم کی کھری کر کے  
 پرستش کرتے ہیں اور جسکو خدا کا بیٹا سمجھتا ہے سواوسکی تصویر در و دیوار پر لکھا میخین  
 مارنے میں اگرچہ تمہارے عقیدے موافق یہودیوں نے ایک بار ایسا کیا تھا پر تم سبکے  
 سب ہر روز کرتے اور لوگوں کو بتلاتے ہو کہ یہ عیسیٰ ہمارے خدا کا بیٹا ہے اور  
 میخین کھانے ہوئے ہیں اور ریچا ریشت ایک فرقہ ہے کہ دے لوگ بت پرستی کا  
 انکار رکھتے ہیں اور اپنے دیولون میں انجیل پڑھتے ہیں سوان کے دیولونین بھی تصویریں  
 موجود ہیں اور فرمیںش ایک فرقہ ہے کہ وہ بھی اپنے دیول میں نماز کے لئے نہیں جاتے  
 اور نہ نماز پڑھتے ہیں مگر انکار طریقتہ جی یا راہی کہ ایک مکان شین بنواروشنی سے  
 آراستہ کر سب فرمیںش ولے و مان جمع ہوتے ہیں تو ایک ان میں سے اونٹھ  
 کر سبہوں کا لباس اتار ایک بالشت کا ٹکڑا تافٹے کا اونکی گہرے باندھتا ہے کہ جسمین  
 اونکا سامنا چھپے اور پیچھا کھلا رہے پھر وہ تھوڑی سی ماراں کے چوتروں پر مار کے تلوار میں  
 علم کسی چوٹین یا تھونین دے برادر برادر کہتا ہے من بعدا و نجا پادری اگر ایک مسند و ق  
 کھول پتہ بیان نکال ایک پتلا آدمی کی شکل کا اوس مسند و ق پر جاتا ہے اور کچھ بڑھیک سیام

جیادہ پرست ہوتے تھے کہ موگری سے مارتا جی تو وہ پتلا کھڑا ہوتا جی وہ جو تلوار بین  
 لیے ہوئے کھڑے رہتے ہیں سب اس پتلے کی پرستش کر کے اوسکو تلوار بین  
 مار کر گرا دالتے ہیں پھر اوسکو جوڑ کر کچھ کچھ پرستتے ہیں غرض اس صورت سے مارتا تو رہتا یوں  
 کو صندوق میں ڈال مقفل کر کے اپس میں نہ بولتے نہ چلتے برادر برادر کہتے ہوئے باہر  
 نکلتے ہیں مگر یہ بھید کسی کو کہتے اور اوسکی بہت حفاظت کرتے ہیں بلکہ کوئی اطلاع انکے  
 وہاں جانے چاہتا جی تو اوسکو تلوار سے مار ڈالتے ہیں اگرچہ وہ کیسا ہی برا ہو  
 اگر کوئی پوچھے کہ تم میں طریقہ بد چلن کیا جی تو اوسکو بتلاتے ہیں کہ طریقہ ہمارا نہیں بلکہ  
 یعقوب کی امت کا جی اسی منصف مزاج یہ سب چال چلن ایمان داروں کی جی یا بے  
 ایمانوں کی خوب غور کیجئے اور سوا اسکے تمامی سردار دنی و اعلیٰ صاحب عقل اور اہل فراست  
 سب کے سب کشت کی سب بھیس بدل کے کوئی امیر کوئی فقیر کوئی چوہدار کوئی نقیب  
 کوئی بہات کوئی کلاؤست کوئی مغل کوئی پٹھان کوئی سپاہی کوئی جوگی کوئی اور کچھ بتاتا جی  
 علی ہذا القیاس عورتیں بھی اپنا بھیس بدل اچھی اچھی پوشاکیں رزق برق کی پس شراب  
 پیست ہونا چتی ہیں تو ایک اندر کا کھڑا پایا جاتا جی غرض کوئی کسی کو پہچان نہیں  
 سکتا ایک ایک کو لے لیتا جی اور بغل گیر ہو جاتا جی تو پھر سب کے سب مارتے خوشی  
 کے پھول جلتے ہیں اور قہقہہ مارتے ہیں تم ان حرکتوں کو بدعت دے جیاناو بے شرعی  
 نہیں سمجھتے یہ وہ ہی مشل جی کہ نادان پرانے عیسوی غصہ ہو کر کہنے لگا مسلمان  
 اپنے عورتوں پر بے اعتماد ہو اور عصمت پر بھروسہ نہ کر پر وہ کرتے ہیں اور ہم اپنی  
 عورتوں پر اعتماد رکھتے ہیں اس لیے پردہ نہیں کرتے \*

محمدی کا جواب



اور یہاں کی جو روایا کی گئی ہیں وہ سب صحیح ہیں اور ان کی تائید بھی ہے

جب پردہ نشین عورت پر گمان بے عصمتی کا ہو تو علانیہ غیر مردوں کے ساتھ مل بیٹھ سکتا ہے  
 میں نے ماریون اور کثرت ایمن فیست ہوا ہم ناچنے والیوں میں بے عصمتی ایسی ہو گئی تھی  
 نظر اسکے اعتماد عورت کا کرنا عقل سے بعید ہے کیونکہ اکثر کفر و فریب اور فحش و فحور عورتوں  
 ہوتے ہیں چنانچہ سامریہ ہوا ابن یعقوب کی بیوہ تھی یہود کے ساتھ دعا ہے  
 خلوت کر کے بچے جوڑوان جنی ایک نام فارسی رکھا اور دوسرے کا راجہ اسکا قصہ  
 توریت کے سفر الحاقیہ میں موجود ہے اور راجہ زانیہ شہر تھی اسکا قصہ یوس بن اونی  
 کے سفر میں مرقوم ہے اور راجہ مواب کی اولاد میں تھی مواب ابو علیہ السلام کی بیٹی تھی  
 اپنے باپ سے مباشرت کر راجہ کو جنی یہ قصہ ہی توریت کے سفر الحاقیہ میں لکھا ہے  
 اور یا کی جو روایا کی ہوتے داود علیہ السلام کے نکاح میں گئی یہ قصہ اخبار الامام میں  
 ہے دیکھ لیجئے کہ سب عورتیں نبی بنی مریم رضی اللہ عنہا کی دادیان ہوتی ہیں پس  
 صورت تمہارا فخر اور دعویٰ کہ ناصرف بجا معلوم ہوتا ہے خوب سوچو اور سمجھو دیکھو اور جب  
 مسلمانوں نے دیکھا کہ اکثر قوم کی عورتیں بے پردگی کی جھٹ سے خراب ہو جاتی ہیں  
 تب انہوں نے اپنے عورتوں کو چھپانا اختیار کیا تا اون جیسے خراب نہ ہو دین  
 وہ لا جواب ہو دم نہ مار سکا

### عیسوی کا سوال

بتلاؤ اسکا کیا سبب ہو گا کہ جب محمد نے حق القہر کیا تب چاند تمہارے ملکوں میں نظیر آیا  
 اور ہمارے ملکوں میں نہیں ضرورتہا کہ وہاں ہی نظر آویں

### محمدی کا جواب

سبب اسکا یہ ہے کہ خبریرہ مکہ معظمہ و مدینہ منورہ وغیرہ خطا ستوی سے پس درجہ اور چوہ  
 اور پانچویں حصہ ہر واقع ہوئے ہیں وہاں کا روز سواتیرہ گھنٹوں کا ہے اور بلادِ روم اور

خط استوا سے  
 زمین کی سطح  
 ایک مقابلہ فلکیہ  
 خط دائرہ فلکیہ  
 اور اس کے  
 خط استوا  
 خط استوا کے  
 آدھے نوون رائے  
 بلکہ ہوتا ہے

بلکہ اور مید اور اندلس وغیرہ اسکے متعلق خط استوا سے اونچا لیس درجہ پر واقع ہوئے  
 ہیں وہاں کار و زوئے پذیرہ گھنٹوں کا ہے اور روس اور برٹش شہر روم کے  
 اور شمال اور اندلس اور اسکے متعلق خط استوا سے پینتالیس درجہ اور دسویں حصہ  
 واقع ہوئے ہیں وہاں کار و زوئے پذیرہ گھنٹوں کا ہے اور جب مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ  
 وغیرہ میں آفتاب غروب ہوتا ہے تو تمہارے ملکوں میں کہیں ڈیر کھٹا اور کہیں دو  
 گھنٹے دن باقی رہتا ہے اور وہاں جب دو گھنٹے رات ہوتی ہے تب تمہاری  
 ملکوں میں شام پڑتی ہے علیٰ ہذا القیاس بہت ملکوں میں ایسا ہی تفرقہ ہوتا ہے پس  
 شیخ الفرج جو وقت نماز مغرب کے ہوا تھا سو تمہارے شہر وہیں کیا دیکھا مگر جو شہر کہ نزدیک  
 خط استوا کے واقع ہوئے ہیں وہاں البتہ نظریہ کا : جیسوی کہنے لگاہے تو راست معلوم  
 ہوتی ہے بھلا ہندوستان کے ملک میں جو خط استوا سے نزدیک ہے جب ملکوں کو  
 نظر آیا تو چند دن کو کیوں نظر نہیں آیا کہ کسی ایک نے یہی اپنی کتاب میں نہیں لکھا کہ فلاں  
 سال فلاں روز شیخ الفرج ہوا تھا **محمد کا جواب** : بھلا تم نے اپنی کتاب  
 جو لکھا ہے سوا کے کو کب مانتے ہو جو ہندو کی سنا کو مانو گے کہ دیکھئے کہ یوشع بن  
 نون کی کتاب میں دسویں فصل کے بارہویں فقرے سے تیرہویں فقرے تک لکھا ہوا ہے  
 کہ یوشع بنی بیٹانوں کا بنی اسرائیل کے دو برو والیوں اور جیسون کی لڑائی پر چاند اور  
 سورج دونوں کامل ایک روز آسمان پر کھڑے ہوئے یا تھا یہاں تک کہ پروردگار نے ایک  
 دشمنوں سے بد لایا کیا لکھا نہیں ہے جاشیر کی کتاب یہودیوں کی تاریخ میں چاند اور  
 سورج دونوں کامل ایک روز کھڑے رہ گئے تھے غروب نہیں ہوئے تھے انتہی اور اچھا  
 فصل میں اشعیا نبی کی کتاب کے پچیسویں فصل میں سفر دوی سے اخبار الملوک لکھا ہے کہ اشعیا

دسویں فصل میں  
 یوشع بن نون کے نام کا نام

نہا کی کتاب میں  
 یوشع بن نون کا

بنی کی دعا سے آفتاب آسمان پر سے دس درجہ نیچے ہٹ گیا تھا تاہم قریا بادشاہ  
 کی شفا پانچ کی علامت ہوئی انتہی . حالانکہ بابل اور فارس اور یونان اور ہند کے  
 رصد بندوں نے اپنی کتابوں میں لکھا ہے کہ فلانے برس اور فلانے وقت چاند اور سورج  
 دونوں غروب نہ ہو کہ کامل ایک روز گھرے رہ گئے تھے اور آفتاب دس درجہ نیچے  
 ہٹ گیا تھا پس ادھوں کے نہ لکھنے سے کیا وہ چاند اور سورج کا گھرارہنا اور آفتاب  
 ہٹ جانا باطل ہو گیا اور ہندو تو مشرک و منکر انہی میں مذہب کے کسی کو مانتے  
 ہیں نہ کسی بنی کو نہ انکو موسیٰ جب نہ عیسیٰ کا فقط رام لچھن اور سیتا میں اگر  
 وہ بے شق القم دیکھیں یا اپنی کتابوں میں لکھا ہوا پادین تو بھی سب بے دینی  
 اور مخالفت مذہب کے انکار کر سکتے ہیں اور اس لئے کہ کو اپنی کتاب سے  
 بھی نکال دے سکتے ہیں جیسے یہودیوں نے عیسیٰ کی نبوت و رسالت کی خبر کو  
 باوجود موسیٰ کے کہنے کے توریت سے جو کتاب الہی نکال ڈالا تھا اور کہتے  
 تھے کہ دیکھو تو توریت میں عیسیٰ کے آنے کی خبر مطلق نہیں پائی باقی ہی بھر  
 کیونکر ہم اس پر ایمان لاویں لیکن یہودیوں کے انکار سے عیسیٰ کی نبوت کچھ  
 چوٹی اور باطل نہیں ہوئی غرض جب مخالفت مذہب کی ہوتی ہے  
 تو بے دینوں کو امتیاز حق و باطل کا نہیں رہتا اور بیان حق کتاب الہی سے  
 نکالا جاتا ہے پس منود سے شق القم کا انکار کرنا اور اپنی کتاب سے اس کا  
 بیان نکال ڈالنا کچھ بڑا کام نہیں کیونکہ جب کلام الہی کو اہل کتاب کتاب الہی  
 نکال ڈالتے ہیں تو منود بے کتاب سے یہ بات کیا عجب ہے تب دیکھو  
 عیسوی کا سوال

بتلاؤ تو یہ کہیں کہ ہو گا جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم معراج کے وقت تمام آسمانوں کا  
 اور خدا سے باقیں کر پھر آئے تو چھوٹا جیسے کا تیس گرم تھا اس لئے کہ ہر ایک آسمان  
 فاصلہ تو پانچ سو برس کی راہ سے اور چھوٹا گرم رہنا اور اس وقت راستہ کے جب  
 اس سے جدا نہ ہو مثلاً کوئی کہے کہ میں لندہ کو جاؤ تمام ملک کا سیر  
 وہاں کے بادشاہ سے مل پھر اپنے چھوٹے پر آیا تو چھوٹا جیسے کا تیس گرم  
 قیاسہ بات کیونکر پسند آدگی

### محمد کا جواب

شاید کوئی شخص خواہمیں شرق و مغرب کے ملکوں کو جاتا ہی اور سیر کرتا ہی  
 اور وہاں کے لوگوں سے مل باتیں کرتا ہی اور پھر آتا ہی تو چھوٹا اس کا جیسے  
 تیس گرم رہتا ہی بتلاؤ اس کا سبب اور وہ کس طرح آیا اور کیا گیا ہو گا  
 پس معان سے سمجھ لیجئے کہ جب ہم گہنگا رخا کیوں کو یہہ سب سیر حاصل ہو  
 محمد علیہ السلام جو نبی اور نوری جسم کے ساتھ تھا یعنی جب حکم جہت سے  
 بے سایہ تھا تو اس کو وہ سب سیر آنا جلد حاصل ہونا کچھ عجب نہیں دیکھئے  
 کہ حضرت جبریل علیہ السلام اور حور و ملک ملک مارے ملک آسمان سے اترتے  
 اور پھر جاتے ہیں پس معلوم ہوا کہ نوری جسم کو آسمان پر آنا جلد جانا ادنیٰ بات ہی  
 مگر خالی جسم کا فقط آسمان پر جانا دشوار تر ہی اب غور فرمائیے کہ بیسی جو خالی جسم کی  
 جہت سے سایہ رکھتا تھا جب آسمان پر گیا ہو جو پو تو جس کا ذکر پہلے کر چھا آسمان پر جا  
 وہاں کا سیر کر پھر آیا تو نوری جسم آسمانوں کا سیر وغیرہ آنا جلد کرے تو کیا تیری بات ہی تب  
 وہ ساکت ہو گیا اور کچھ نہ بن پڑی

### عیسوی کا سوال

کلام الہی کو نہ پر دلیل عقلی لاتے ہو کہ وہ رتبہ فصاحت اور بلاغت میں



ایسا ہے نظیر عرب کہ کسی بشر کے کلام کو اس سے برگزگنا و نہیں جہین نظیر عرب کیونکہ  
شہنامہ فصاحت میں بے عدیل ہے اور کسی کتاب فارسی کو مقابلہ نہیں پس  
وہ کو بھی کلام الہی چاہیے کہنا

## محمد کا جواب

سبحان اللہ شہنامہ فصاحت میں بے نظیر ہے اس سے تو دیوان عاقل فصیح ہے  
اور اس دیوان سے بوستان علی ہذا القیاس اور بھی کتاب میں اپنے اپنے عالم میں فصیح ہیں  
اور حقیقت یہ ہے کہ ہر زمانہ کے فصحاء سے ایک ایک کتاب فصیح تصنیف پائی گئی  
ویسا ہی حال میں بھی فارسی شہسوار کی و مجنون کے طوفان شاعر سے نہایت فصیح تصنیف  
پائی گئی ہے چنانچہ ایک بیت مجنون کے وصف کی یہ ہے بیت شہرت سرستان  
پر و زرخ یافتہ بلامن غم نہ مگر کتاب کوئی ایسی نہیں ہونی کہ فصاحت میں لاثانی ہو  
اور یہ بات مشہور ہے کہ ہر زبان روز بروز فصیح ہوتی ہے چنانچہ اگر ہر زبان  
بھی بہ نسبت سابق کے اس وقت میں فصیح تر ہے اور زمانہ ہر فصحاء کی زبان سے خالی  
نہیں باوجود اسکے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت سے اب تک فصحاء عرب سے  
کسی نے اس فصاحت و متانت کی کوئی کتاب تصنیف نہیں کی اور اس زمانہ میں  
بھی فصحاء عرب اتفاق تھا کہ کوئی کتاب سابق میں بھی اس شان و فصاحت کی نہیں  
ہوئی تھی اس لیے ہم قرآن کو معجزہ کہتے ہیں اگر تم کو شک ہو تو اب عربستان کے فصحاء  
قوم یہود و غیرہ سے قرآن کی ایک آیت کی شان و فصاحت کے مقابلہ میں قطع نظر  
اس سے پوری ہووے تب وہ کچھ وزن کرے گا

عیسوی کا سوال

یہ کیا جوگا کہ انجیل کو ہر ایک قوم کے شخص لینے دیکھتے پرستے ہیں تو ہم ان کو کچھ نہیں کہتے بلکہ اپنے انکار دیتے ہیں لیکن تم اپنے قرآن کو ہمارے ہاتھ میں تو کیا بلکہ چھوئے بھی نہیں دیتے

## محمدی کا جواب

سبب اس کا یہ ہے کہ ہر ایک اہل کتاب کہ یہاں اپنی کتاب کی تعظیم و تکریم واجب ہوتی ہے بخلاف ان کے تم عیسوی تعظیم کے بدلے اپنی کتاب کو حقیر جان کر پانچا نہ کے وقت اس کے درقونسے چو تر پونختے ہو پس جو لوگ اپنی کتاب کی تعظیم و تکریم نہ کریں سو وہ دوسرے کی کتاب کی کیا تعظیم و تکریم کریں گے اور وہ جو اپنی کتاب کی تحقیر کرتے ہیں سو مردود و کافر ہیں یعنی کافر تھہرتے ہیں پھر ایسوں کے ہاتھ قرآن مقدس کیوں کر دیا جائیگا اس لیے ہم اس کو ہاتھ تک چھونے

نہیں دیتے

عیسوی نے تھورے وقت کا مثل کر کے کہا سبحان اللہ تمہارے یہاں نہ کسی نبی کی امانت اور نہ کسی کتاب کی تحقیر پائی جاتی ہے اور تمہاری سب باتیں حق پائی جاتی ہیں اور فارقلیط کہ جس کا بیان مسیح نے کیا تھا وہ محمد علیہ السلام ہی ہے اب مجھ کو اس کا دین تلقین کر ولیئے میں آج سے توبہ کرتا ہوں اور

اپنے باطل مذہب سے باز آتا ہوں تم کو  
رہو تب اس کو کل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم  
کا پیر یا اور احکام و ارکان مسلمان کے سکھائے  
اور نام اس کا میرزا ابلیت بیگ رکھا

## مثنوی

اس سال کا جبکہ ہو وہ بیان \* عیسوی سنکے ہو دیکھئے نورم شاد  
 دین اسلام میں وہ او فین زود \*  
 اول محمد یہ دل سے بھین درور \*

راہے

الگو فی اس رسالہ کو کہے یاد  
 ربیگا اپنے وہ اسلام پر شاد  
 یہ اس میں آکھی علم سوا لالت  
 جو ابونے وہ ہو گا شخص آباد

کاتب یعنی یہودیوں کی اصطلاح میں اوسکو کہتے ہیں جو کتابیں لکھا کرتا ہے زادوئی  
 یعنی یہودیوں میں ایک فرقہ ہے یہودیہ یعنی کنگان کی تمام زمین اور کنگان کے چوتھے  
 حصہ کو بھی کہتے ہیں سارہ یعنی افرانیم بن یعقوب کی اولاد کی بستیوں سے ایک  
 ایک بستی کا نام ہے جو بنی اسرائیل کے بادشاہوں کی جگہ تھی  
 تمت تمام شد

یہ نسخہ یعنی رد الفصار  
 عاصی نور الدین بن جیوان خان کی  
 کپنی نے اپنے مطبع حیدری میں